Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

سالانہ چندہ
۲ روپئے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کے لئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا، جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے۔ اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبو کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ **ایسٹرن پرفیومری کمپنی** کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے۔

نام عطر۔ چنبیلی گلاب! خس خناء

فی تولہ۔ ۵۔ ۵۔ ۱۵۔ ۲۰ ۵۔ ۵۔ ۱۰۔ ۱۵ ۵۔ ۵۔ ۱۵

نام عطر۔ گل شبو کونار نرگس شہلا نجدی

فی تولہ۔ ۵۔ ۵۔ ۱۵۔ ۲۰ ۵۔ ۵۔ ۱۵ ۵۔ ۵ ۵

نام عطر۔ شام شیراز عطر باغ و بہار خناء عنبری موتیا عنبریں

فی تولہ۔ ۵۔ ۵ ۵۔ ۵۔ ۱۵ ۵۔ ۵۔ ۱۵۔ ۲۰ ۵۔ ۵۔ ۱۵ ۱۵

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ [illegible] ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سردیوں کیلئے عطر حناء، شام شیراز اور عنبرین کا عطر خاص تحفہ ہیں

اسکے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوئی، ایوپون، شامی، ٹیوب روز اعلیٰ قسم کے عطر فی شیشی مل سکتے ہیں +

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مِصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳/۲ ——— نمبر ۱۲

احمدی مستورات کا علمی ادبی ماہوار رسالہ

زیرِ انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت ماہ

امان ۱۳۳۱ ہش + مارچ سنہ ۱۹۵۲ء

مُدیرہ

امۃ اللہ خورشید

فہرست مضامین

شذرات ، مدیرہ ، ۲

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ماخوذ ، ۵

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ محترم مولانا شمس صاحب ، ۶

کفارہ اور اسکی تردید ، ادارہ ، ۸

احمدی اور غیر احمدی میں فرق ، مدیرہ ، ۱۲

اقوالِ دانایاں ، عزیز احمد صاحب راجیکی ، ۱۴

گرمالا (نظم) محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب ، ۱۷

سبحان من یرانی (نظم) محترم ثاقب صاحب زیروی ، ۱۸

فی امان اللہ (نظم) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ، ۱۹

پیغام (نظم) محترمہ شمیم صاحبہ ، ۲۰

تاریکیٔ شب بھی لازم ہے ....(نظم) اطہر ظہور بٹ صاحب ، ۲۱

ہنسی خوشی کی برکت ، امۃ السمیع صاحبہ ، ۲۲

چند لمحے اپنے رب کے حضور ، نصرت قیوم صاحبہ ، ۲۳

ہمارا عہد ، سیدہ ثریا صاحبہ ، ۲۴

غیرت ایمانی ، امۃ الرشید صاحبہ ، ۲۶

دمشق کی عورتیں ، امۃ القیوم صاحبہ ، ۲۹

خودداری ، امۃ اللطیف سرمہ ، ۳۳

بچوں کی خوراک کے متعلق چند ضروری باتیں ، امۃ الرحمٰن صاحبہ ، ۳۵

کشیدہ کاری ، عزیزہ خورشید صاحبہ ، ۳۶

وصایا ، ۳۷

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ خاموش کیوں ہے؟

نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان میں مفسدو فتنہ پرداز عناصر برابر سر اُٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی شوریدہ سری اور غیر قانونی حرکات کی وجہ سے پنجاب کے کئی مقامات پر کئی احمدی شہید کر دیئے گئے۔ ان کا قصور محض یہی تھا کہ وہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کے مسیح و مہدی پر ایمان لائے۔ ہم نے اُسوقت بھی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تھی کہ اسے اس قسم کے فتنوں کے انسداد کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے جس کی وجہ سے مطلق العنانی اور غیر قانونی عناصر کو قدم جمانے کا موقع نہ مل سکے لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اس طرف توجہ نہیں دی اور شوریدہ سر لوگوں کو مفسدانہ کارروائیاں کرنے کا متواتر موقع ملتا رہا اور وہ گورنمنٹ کی اس ڈھیل سے فائدہ اُٹھا کر اور زیادہ دلیر ہو گئے۔ چنانچہ ابھی چند دن ہوئے سندھ میں مغضوب علیہم احراری مُلّاؤں کے ایک ناپاک گروہ نے وہ اودھم مچایا اور احمدیوں کے خلاف عوام کو وہ اشتعال دلایا کہ اسکے نتیجہ میں ایک احمدی کو شہید کر دیا گیا۔ کس قدر قابلِ نفرت ہے وہ مذہب جو مذہب کے لئے قتل و غارت کی اجازت دیتا ہو اور کس قدر ذلیل اور بدترین مخلوق ہیں وہ علماء جو قرآن مجید کی واضح تعلیم اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کو پسِ پُشت پھینک کر تلوار کو ہاتھ میں لیں۔ کیا پاکستان کی انتظامی مشینری میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ اِن درندوں کو قابو میں لا سکے۔ اور پاکستان میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والوں کا کُلّی استیصال کر سکے۔ کیا پاکستان کے عوام اور پاکستان کی حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ نہیں کہ یہ احراری وہی ہیں جنہوں نے پاکستان کے خلاف کانگرس کا ساتھ دیا اور کہا کہ ہم پاکستان کی "پ" بھی نہیں بننے دیں گے۔ اور جب پاکستان بن گیا تو یہ لوگ پاکستان کے خلاف سازشوں سے باز نہیں آئے اور پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے احمدیت کی مخالفت کا حربہ اختیار کر کے فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دینی شروع کی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے داخلی امن کو برباد کیا جائے۔ شیعہ کو سُنّی سے، سُنّی کو شیعہ سے، وہابی کو بریلوی سے اور بریلوی کو وہابی سے متصادم کر دو اور حکومت کو اندرونِ ملک میں ہی پریشان کیا جائے تا وہ دوسرے اہم اصلاحی امور کی طرف توجہ ہی نہ دے سکے اور رعایا اور حکومت کا وہ اتحاد قائم نہ ہو سکے جو کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ حکومت ان کی مفسدہ پردازی سے متواتر اغماض کئے جا رہی ہے اور ابھی تک ان کی حرکات کی ایسی نگرانی نہیں کی جو انہیں قانون شکنی سے باز رکھ سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم یہ واضح کئے دیتے ہیں کہ الٰہی جماعتیں ان مشکلات سے نہیں گھبرایا کرتیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس قسم کی مشکلات بے شمار برکات کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ اور ہر الٰہی جماعت نے ایسے ہی حالات میں ترقی کی ہے۔ لیکن ہماری گذارش یہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں باقاعدہ اور منتظم حکومت موجود ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ فتنہ پرداز عناصر کی طرف پوری توجہ دے اور اس کے انسداد میں ہر ممکن کارروائی کرے۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ فتنہ کل ایسی شکل اختیار کر جائے جس کا سنبھالنا حکومت کے لئے مشکل ہو جائے۔

پاکستان ایک نوزائیدہ مملکت ہے اس کے لئے جس قدر بھی اتحاد، ضبط اور نظم اختیار کیا جائے تھوڑا ہے آج تمام مسلمانوں میں یہ احساس پورے زور سے اُبھر رہا ہے کہ مسلمانوں کو ہمیشہ اندرونی دشمنوں نے زیادہ نقصان پہنچایا ہے اور دشمن ہمیشہ اندرونی اختلافات سے فائدہ اُٹھانے کی تاک میں رہتا ہے۔ ہم اس جگہ علامہ محمد حسین الکاشف الغطاء قائد عراقی وفد کی اُس تقریر کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں جو انہوں نے اجتماع علماء اسلام میں کی۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ مسلمان وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ملک کی فلاح و بہبودی کے لئے باہمدگر مقاتلہ و مجادلہ میں مصروف نہیں ہوں گے۔ بلکہ اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے اپنے اندر صحیح اسلامی جذبہ پیدا کریں گے۔ اور باہمی اتحاد کے اصول پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اخبار احسان ۲۶۔ فروری کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے کیلئے کمربستہ ہو جاؤ"

"ہمارے اختلافات سے دشمنوں کو فائدہ پہنچے گا!!"

لاہور میں ایران اور عراق کے رہنماؤں کی تقریریں

لاہور۔ ۲۴ر فروری۔ اجتماع علماء میں عراقی وفد کے قائد علامہ محمد حسین الکاشف الغطاء نے آج کربلائے گامے شاہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی عوام کو متحد رہنے اور فرقہ بندیاں ختم کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے تمام فرقے سُنّی، شیعہ، حنفی اور شافعی ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ سب ایک ہیں اور اسی لئے اُن میں کسی قسم کے اختلافات نہیں ہونے چاہئیں علامہ کاشف الغطاء نے کہا کہ مسلمانوں کے باہمی اختلافات سے ان کے دشمنوں ہی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر مسلمان آج اس دُنیا میں اپنا ایک مستقبل متعین کرنا چاہتے ہیں تو انہیں باہمی اتحاد کے اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر صحیح اسلامی جذبہ پیدا کریں اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کریں۔ علامہ موصوف نے کہا۔ اسلام رسوم و رواج کا مذہب نہیں مسلمانوں کو اپنے اندر وفاداری ہمدردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی امداد اور بے غرضی کی خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ پاکستانی عوام سے پُر زور اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ پوری طرح کمر بستہ ہو جائیں اور اپنے ملک کو مضبوط اور طاقتور بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں کیونکہ دشمن انہیں نقصان پہنچانے کا موقع تلاش کر رہے ہیں"۔ (احسان ۲۰ فروری ۵۲ء)

ممالک بیرون میں جانیوالی احمدی بہنوں سے!

اللہ تعالیٰ نے ہماری بہت سی احمدی بہنوں کو اپنے شوہروں کے ہمراہ تبلیغِ اسلام کے لئے پاکستان سے باہر جانے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ بعض بہنوں نے وہاں جا کر مستورات میں اپنی تبلیغی مساعی اور وہاں کی مستورات کے عام حالات اور ملکی معاملات لکھ کر بھجوائے ہیں جو مصباح میں شائع ہو چکے ہیں لیکن اکثر بہنوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی۔ ادارہ مصباح جہاں ان بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ہمیں حالات لکھ کر بھیجے وہاں دوسری بہنوں کی خدمت میں بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے ہاں کی مستورات کے علمی، معاشرتی، تمدنی اور مذہبی حالات ہمیں بھجوائیں تا انہیں مصباح میں شائع کر کے احمدی بہنوں کو زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائی جا سکیں۔

سالانہ نمبر

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے امسال ماہ اپریل میں مصباح کا سالانہ نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں بہت سے اہم مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔ پردہ کا انعامی مضمون بھی اسی میں شائع کیا جائے گا۔ بہنیں اس میں اشاعت کے لئے اپنے مضامین ۳۱ مارچ ۵۲ء تک بھجوا دیں۔ نیز اس کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں +

مسز روز ویلٹ کو احمدی خواتین کا تحفہ

احمدیت سے دلچسپی اور معلومات کا شوق

شعبہ اطلاعات احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایک وفد بذریعہ کار ربوہ سے روانہ ہو کر ۲۵ فروری کو لاہور میں مسز روز ویلٹ سے ملاقی ہوا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احمدی خواتین کی انجمن لجنہ اماء اللہ سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ لجنہ اماء اللہ کے وفد نے موصوفہ کو ربوہ آنے کی دعوت بھی دی۔

مسز روز ویلٹ کو قرآن مجید انگریزی کی ایک جلد بھی تحفۃً لجنہ کی طرف سے دی گئی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منقول از چالیس جواہر پارے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص تجارت یا دوسرے لین دین میں دھوکہ بازی سے کام لیتا ہے اور ظاہر و باطن ایک جیسا نہیں رکھتا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

تشریح:۔ یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت فرمایا جبکہ آپ نے ایک غلّہ فروش کے غلّہ کے ڈھیر کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا کہ وہ اندر سے گیلا تھا مگر باہر سے کچھ غلہ کی تہہ ڈال کر اس نقص کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس وقت آپ کا چہرہ غصہ سے متغیر ہو گیا اور آپ نے غلہ فروش کو انتہائی ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ یہ دھوکہ بازی اسلام میں جائز نہیں اور جو مسلمان دھوکہ کرتا ہے اور خراب مال کو اچھا مال ظاہر کر کے بیچنا چاہتا ہے اُس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور آپ نے حکم دیا کہ اگر تمہارے مال میں کوئی نقص ہے تو اس نقص کو ظاہر کرو اور پھر بیچو۔

آپ کی اِس انتہائی تاکید کا یہ نتیجہ تھا کہ بعض اوقات صحابہؓ میں اِس قسم کا اختلاف ہو جاتا تھا کہ مثلاً بیچنے والا اپنے مال کی قیمت دو سو روپیہ بتاتا تھا مگر خریدار کو اصرار ہوتا تھا کہ نہیں یہ مال تو تین سو روپے کا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل کئی مسلمان کہلانے والے تجارت میں بے دریغ دھوکہ کرتے، قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے اور کھانے پینے کی چیزوں میں اس طرح ملاوٹ ملاتے ہیں کہ شاید شیطان بھی شرم سے مُنہ چھپاتا ہوگا۔ بلکہ بعض مسلمان تو حج بھی صرف اِس خیال سے کرتے ہیں کہ حاجی کہلانے سے اُن کی تجارت کو زیادہ فروغ حاصل ہو جائیگا۔ میں ہرگز یہ نہیں کہتا کہ سب ایسے ہیں۔ لیکن جہاں قوم کا ایک معتد بہ حصہ اِس قسم کی اخلاقی پستی میں مبتلا ہو وہاں ایسی قوم بدنامی کے داغ سے نہیں بچ سکتی۔ اور بہرحال ہمارے مقدس رسول (فداہ نفسی) کا سچا متبع وہی سمجھا جا سکتا ہے جو آپ کے حکم کو مان کر ہر قسم کے دھوکے اور فریب سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔ ورنہ وہ اس وعید کی زد سے بچ نہیں سکتا کہ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ہر صاحب استطاعت بہن کا فرض ہے کہ خود
"مصباح"
کی خریدار بنے اور دوسروں کو خریداری کی تلقین کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس

یہ سوال کہ قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟ ایک ایسا سوال ہے جس پر ہر پاکستانی مسلمان کو مرد ہو یا عورت غور کرنا چاہیئے۔ جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی قانون رائج ہوگا اور یہاں کا دستور العمل اور ضابطۂ حیات وہی ہوگا جو خالق فطرت انسانی نے آج سے تقریباً چودہ سو برس قبل سرور دو جہان فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی صورت میں نازل کیا تھا تو ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اس کتاب کا جس پر شریعت اسلامیہ کی بنیاد ہے بغور مطالعہ کریں۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کرینگے اور بغیر مطالعہ قرآن مجید ہم اسلامی قانون کی فضیلت اور اس کی ترویج کی رٹ لگاتے اور اس کی شان بلند کے گیت گاتے رہیں گے تو "دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" کی مثل کے مصداق ہوں گے۔ لہذا آج ہر پاکستانی مسلمان مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کو بغور پڑھے اور اسکے معانی اور مطالب سے آگاہی حاصل کرے۔

خدائی قانون

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کئی وجوہات سے ضروری ہے۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ آج دنیا میں جو بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اور بین الاقوامی مشکلات جو پیچیدگیاں اختیار کر رہی ہیں وہ دور نہیں ہو سکتیں جبتک کہ کوئی ایسا قانون نہ ہو جو ایسی ہستی کا بنایا ہوا ہو جس پر کوئی طرفداری کا الزام نہ دے سکے۔ انسانوں کے بنائے ہوئے قانون نہ تو تعصب سے خالی ہوتے ہیں اور نہ اپنے ذاتی منافع سے۔ اگر مرد واضع قانون ہوں تو عورتوں کی طرف سے انکو الزام دیا جاتا ہے کہ انہوں نے ہمارے حقوق نظر انداز کر دیئے ہیں اور اگر عورتیں کوئی قانون تجویز کرتی ہیں تو مردوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ مردوں کو نیچا دکھانا چاہتی ہیں۔ اگر امریکن کوئی قانون بناتے ہیں یا انگریز یا روسی یا کوئی اور حکومت یا قوم قانون بناتی ہے تو وہ اپنی قوم یا اپنے ملک کے مفاد کو دوسروں کے مفاد پر ترجیح دیتی ہے۔ یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ ہر قوم اپنے آپ کو دوسری قوموں سے افضل قرار دیکر اپنے لئے وہ حقوق تجویز کرتی ہے جو دوسروں کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اسلئے دنیا میں تمام انسانوں کو اطمینان کہ اسی پر امن عالم کا قیام منحصر ہے اُسی قانون سے حاصل ہو سکتا ہے جو انسان کا بنایا ہوا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کا وضع فرمایا ہوا ہو جسکی نظر میں مرد و عورت اور انگریز و جرمن اور امریکن و روسی اور فرانسیسی و اٹالین اور مشرقی و مغربی اور گورے کالے سب مساوی ہیں۔ نہ اُسے مرد الزام دے سکتے ہیں نہ عورتیں۔ نہ مشرق کے رہنے والے نہ مغرب کے۔ کیونکہ وہ سب کا خالق اور مالک ہے۔

اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ
ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝
(البقرہ ع ۳)

اِن آیاتِ شریفہ میں قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے کی یہ دلیل بیان فرمائی گئی ہے کہ اگر دُنیا کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کا نہیں بلکہ انسان کا ہے تو وہ اسکی ایک سورۃ کی مانند بنا لائیں اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں کہ یہ انسانی کلام ہے صادق ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سوا جس سے مدد لینا چاہیں لے لیں لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں اور ہرگز نہ کر سکیں گے تو انہیں اس آگ سے ڈرنا چاہیئے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

صحیفۂ قدرت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ کام نہیں کیا کرتا جو انسان کیا کرتے ہیں اور انسان وہ کام نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کرتا ہے مثلاً گلاب کا پھول انسان نے پیدا نہیں کیا بلکہ اس کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اب کوئی شخص چاہے کہ گلاب کا پھول بنائے تو یہ اس کے لئے ممکن نہیں۔ اِسی طرح انسان گھر بناتا ہے کپڑے سیتا ہے، برتن بناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر ایسا گھر یا ایسا کپڑا یا ایسا برتن کبھی نہ دیکھو گے جو خدا تعالےٰ کا بنایا ہوا ہو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل اور انسان کے فعل میں یہ امتیاز رکھا ہے کہ جو فعل انسان کرتا ہے خدا تعالےٰ وہ فعل نہیں کیا کرتا۔ اور جو فعل خدا تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے وہ انسان نہیں کر سکتا صحیفۂ فطرت کے اِس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام انسانوں کا قرآن مجید کی مانند کتاب لانے سے عاجز آجانا اِس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے انسان کا نہیں اسلئے وہی قانون تعصب اور خطر خداری سے پاک ہو سکتا ہے جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے۔ پس ایسی کتاب کا علم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے جو خالقِ فطرتِ انسانی کا کلام ہونے کی مدعی ہے۔ اور یہ کہ اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے دُنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور اقوامِ عالم راحت و اطمینان حاصل کر سکتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دُنیا میں پاکستان کی فوری شُہرت کا باعث یہی بات ہوئی ہے کہ اُس کے وزیر خارجہ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے یو۔ این۔ او۔ اور انسانی حقوق کی کمیٹی کے سامنے اور سان فرانسسکو وغیرہ میں قرآن مجید کے بتائے ہوئے اصولوں کو پیش کیا ہے جو خالقِ فطرتِ انسانی کا کلام ہے +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر کیا کریں ——— (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفّارہ اور اس کی تردید

(ادارہ)

کفارہ مسیحی مذہب کا ایک مایۂ ناز عقیدہ ہے۔ اور عیسائی منّاد اسے انجیلی تعلیمات کی برتری کے ایک بیّن ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کے یہاں نجات کے اصول کا یہ ایک آسان طریق موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خونی قربانی پر ایمان لایا جائے۔ مگر مسیحیت کے سوا باقی تمام مذاہب میں انسانی نجات کے لئے مایوسی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

زیرِنظر مختصر مقالہ میں اس عقیدہ کی حقیقت اور ماہیت کے متعلق کچھ بیان کیا جائے گا۔

مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ شیطان نے ابتداء میں اماں حوّا کو شجرہ ممنوعہ سے پھل کھانے کے لئے بہکایا اور اماں حوا نے آگے حضرت آدم علیہ السلام کو خدائی حکم کی خلاف ورزی کرنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے خدائی حکم کی خلاف ورزی کی اور گناہ گار ہوئے۔ اس کے بعد وہ گناہ آدم کی نسل میں بطور ورثہ کے چلا اور آپ کی تمام نسل گناہگار قرار پائی۔ اب چونکہ بنی آدم اس گناہ سے اس وقت تک چھٹکارا حاصل نہ کر سکتے تھے جب تک کہ عورت کے ہی بطن سے اس گناہ کو مٹانے والا پیدا نہ ہوتا اسلئے خدا تعالیٰ نے اقنوم ثانی یعنی بیٹے کو دنیا میں تجسم اختیار کرنے کے لئے بھیجا جو ایک لحاظ سے کامل انسان تھا تاکہ بنی نوع انسان کے لئے نمونہ بن سکے۔ اور دوسری جہت سے کامل الٰہ تاکہ گناہوں کو اُٹھا سکے۔ پس مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھے اور تمام انسانوں کے گناہوں کی خاطر جاں بحق ہوئے۔ آپ کا خون آنے والے لوگوں کے گناہوں کو مٹانے کا موجب ہوا۔ چنانچہ ہر وہ شخص جو آپکی اس قربانی پر ایمان لائے گا اس کے گناہ معاف ہو جائینگے۔ اور وہ نجات حاصل کرے گا۔ لیکن جو انسان اس خونی قربانی پر ایمان نہیں لائے گا نجات سے محروم رہے گا۔ گذشتہ انسانوں کے گناہوں کے ازالہ کے لئے مسیح علیہ السلام جی اُٹھنے کے بعد سیدھے عالمِ ارواح میں گئے تاکہ وہ لوگ بھی آپ پر ایمان لاکر نجات حاصل کر سکیں جیسا کہ پطرس کے خط میں آتا ہے

"اسلئے کہ مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا ——— تاکہ ہم اسکو خدا کے پاس پہنچائیں۔ وہ جسم کے اعتبار سے مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔ اس میں اس نے جا کر ان قیدی رُوحوں میں منادی کی جو اس اگلے زمانے میں نافرمان تھیں۔ ——"

(پطرس کا خط ۳ — ۱۸-۱۹)

عیسائیوں کا یہ عقیدہ کیا عقل اور کیا نقل ہر دو پہلو سے لغو اور باطل ہے۔ کیونکہ گناہ کا ورثتاً حضرت آدم کی نسل میں چلنا اور اس کی وجہ سے نسلِ آدم کا گناہگار ہونا عقل کے خلاف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں ایسی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ بعض باپ نیک اور صالح ہوتے ہیں مگر اُن کی اولاد بدکردار ہوتی ہے اسکے برعکس بعض باپ حد درجہ گناہ گار ہوتے ہیں اور انسانیت سوز اعمال اُن سے سرزد ہوتے ہیں مگر اُن کی اولاد شرافت اور حسن اعمال میں عالمگیر شہرت حاصل کر لیتی ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ چونکہ آدم نے گناہ کیا اسلئے اس کی اولاد ضرور گنہگار ہے اور وہ اُسوقت تک بَری نہیں ہو سکتی جب تک خونی قربانی پیش نہ کی جائے' درست نہیں۔ چنانچہ اِس امر کی تصدیق حزقی ایل ۱۸/۱ تا ۱۱ سے بھی ہوتی ہے کہ "خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا کہ تم اسرائیل کے مُلک کے حق میں کیوں یہ مثل کہتے ہو کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہو گئے۔ خداوند فرماتا ہے "مجھے اپنی حیات کی قسم کہ تم پھر اسرائیل میں یہ مثل نہ کہو گے۔ دیکھ سب جانیں میری ہیں۔ جیسے باپ کی جان ویسی ہی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی لیکن جو انسان صادق ہو اور اسکے کام عدالت و انصاف کے مطابق ہیں ....

.... میرے آئین پر چلا اور میرے احکام پر عمل کیا تاکہ راستی سے معاملہ کرے وہ صادق ہے۔ خداوند خدا فرماتا ہے وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ پر اگر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو جو رہزنی یا خونریزی کرے اور ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے...

... وہ یقیناً مرے گا۔ اُس کا خون اُسی پر ہو گا"۔

پھر لکھا ہے "جو جان گناہ کرتی ہے وہی مریگی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لئے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔ لیکن اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اُس نے کئے ہیں باز آئے اور میرے آئین پر چل کر جو جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہیگا۔ وہ نہ مریگا۔ وہ سب گناہ جو اُس نے کئے ہیں اس کے اسکے خلاف محسوب نہ ہونگے"۔ (حزقی ایل ۱۸/۲۰ تا ۲۲)

پس حزقی ایل کا یہ الہامی کلام بھی ہمارے خیال کی صحیح طور پر تصدیق کر رہا ہے کہ اگر آدم علیہ السلام نے گناہ کیا تو اس کی سزا ان کو ہونی چاہیئے تھی' ان کی نسل یا اولاد کو اس کے بدلہ میں گناہ گار قرار دینے کے کیا معنے؟ پس یہ خدائی قانون ہے کہ جو گناہ کرے گا وہی سزا پائیگا دوسرا شخص اس کے بدلہ گناہ گار اور سزا کا مستحق قرار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن اگر ایک گناہگار بعد گناہ توبہ کر لیتا ہے اور نیک اعمال بجا لاتا ہے تو اس کے سابقہ بُرے اعمال سے خدا تعالیٰ چشم پوشی اختیار کرتے ہوئے اسکو معاف کر دیتا ہے اور اس سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کرتا۔ پس ثابت ہوا کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے آپ کی ساری نسل کا گناہگار ہونا ایک لغو اور بیہودہ خیال ہے جو خود ان کی مسلّمہ کتب کے بیان کردہ اصولوں کے خلاف ہے۔

اس سے بڑھ کر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک لمحہ کے لئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے آپ کی نسل میں گناہ چلا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی قربانی پر ختم ہوا تو کیا کفارہ کی غرض پوری ہو گئی کہ جو اس پر ایمان لائے اسکے گناہ معاف ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ جب ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفارہ کی بیان کردہ غرض ہرگز پوری نہیں ہوتی اور وہ سزا جو انسان کو گناہ کے عوض میں ملی تھی وہ کفارہ پر ایمان لاکر بھی دُور نہیں ہوتی۔ پیدائش ۳/۱۶ تا ۱۹ میں اس سزا کا ذکر آتا ہے جو حضرت آدمؑ اور حوا کو خدائی حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے دی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"پھر اُس نے عورت سے کہا کہ مَیں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنیگی۔ اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کریگا۔ آدم سے اُس نے کہا چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل تُو نے کھایا جس کی بابت مَیں نے تجھے حکم دیا کہ اسے نہ کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اسکی پیداوار کھائے گا...... تو اپنے منہ کے پسینہ کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں پھر لوٹ نہ جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ کیا موجودہ زمانہ کے عیسائی لوگ جو اپنے زعم فاسد میں مسیح علیہ السلام کے کفارہ پر ایمان لانیکی وجہ سے معصوم عن الخطاء ہو چکے ہیں اور نجات حاصل کر چکے ہیں وہ اس سزا سے جو حضرت آدمؑ اور حوا کو خدائی حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے ملی تھی محفوظ ہیں؟ چنانچہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل انسان محنت کر کے روٹی کھاتا تھا اور عورت دردِ زہ سے بچہ جنتی تھی اُسی طرح آپ کی خونی قربانی کے بعد بھی آجتک تمام عیسائیت کے پیرو مرد و زن اسی تکلیف میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

پس اگر کفارہ سے گناہ معاف ہو چکا تھا تو آج مسیحی مرد بغیر محنت کے روٹی کیوں حاصل نہیں کر سکتے اور بغرض حصولِ دولت اور ہوسِ ملک گیری اپنے گھروں کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر کیوں بھاگے پھرتے ہیں؟ اِسی طرح انکی عورتیں بغیر دردِ زہ کے کیوں بچے نہیں جنتیں؟ لہذا ثابت ہوا کہ کفارہ کی جو اصل غرض قرار دیگئی ہے وہ پوری ہوتی نظر نہیں آتی اسلئے یہ عقیدہ باطل ہے۔

دوسری دلیل یہ: مسیحؑ نے واقعۂ صلیب سے قبل نہایت ہی اضطراب و کرب کی حالت میں اپنے باپ یعنی خدا تعالیٰ کے حضور یہ دُعا کی کہ "اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" (متی ۲۶/۳۹) اگر مسیحؑ کی ابتداء سے بلکہ ازل سے علتِ غائی یہی تھی کہ آپ گنہگاروں کیلئے فدیہ میں اپنی جان قربان کریں تو آپ نے یہ دُعا کیوں کی اور آپ نے اضطراب کا اظہار کیوں کیا حتیٰ کہ صلیب پر بھی چلا چلا کر کہتے رہے "ایلی ایلی لما شبقتنی" یعنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ مصلوب ہونے کیلئے ہرگز تیار نہیں تھے۔ پھر اگر آپ نے دُعا کی تھی تو وہ ضرور قبول ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے پکارنے والے کی دُعا کو ضرور قبول کرتا اور مانگنے والے کو ضرور دیتا ہے۔ چنانچہ متی ۷/۱۱ میں آتا ہے کہ مسیحؑ نے کہا:۔

"تم میں سے کون ہے اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے اور وہ پتھر دے اگر مچھلی مانگے سانپ دے۔ پس اگر تم بُرے ہو کر اپنے بیٹوں کو چیزیں دینا پسند کرتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے مانگنے والے کو کیوں اچھی چیز نہ دے۔" پس بقول مسیحؑ کے آپ کی دعا قبول ہوئی اور وہ صلیبی موت سے محفوظ رہے لیکن عیسائی یہ مانتے ہیں کہ وہ صلیب پر مارے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری دلیل: مسیح علیہ السلام نے نجات کیلئے جس طرح ایمان کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اعمال کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "جو شخص میری باتیں سنتا اور ان پر عمل کرتا ہے وہ اس عقلمند آدمی کی طرح ہے جس نے چٹان پر گھر بنایا" (متی ۲۴/۷) "مگر اے نکمے آدمی تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے ..... پس تم نے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے" (یعقوب کا خط ۲۰ تا ۲۴/۲)

نیز لکھا ہے "اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ۔ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟" (یعقوب کا خط ۱۴/۲)

پس حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے قول اور حواریوں کی تعلیم سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی انسان صرف کفارہ پر ایمان لانے کی بناء پر نجات حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ نیک اور صالح اعمال نہ بجا لائے جو حقیقت میں انسانی نجات کا باعث ہیں۔

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ فروری ۱۹۵۲ء

لجنہ اماء اللہ کی ماہ فروری کی آمد بہنوں کے سامنے پیش ہے۔ جس کی میزان ۲۹۴/۸/- بنتی ہے۔ ربوہ کی لجنہ کے علاوہ صرف تیرہ لجنات ہیں جنہوں نے ماہِ فروری میں چندہ دیا ہے۔ یہ آمد بہت ہی کم ہے اور ماہانہ دفتر کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تمام لجنات اماء اللہ کی عہدیداروں کو چاہیئے کہ براہ مہربانی اپنی ممبرات سے ماہانہ چندہ وصول کر[illegible] اور باقاعدگی سے مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ چندہ کی کمی کی وجہ سے کاموں میں تاخیر نہ ہو۔ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم	نمبر شمار	نام لجنہ اماء اللہ	رقم
۱	ربوہ محلہ "ص"	۷ — ۶ — ۰	۱۰	ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۱ — ۸ — ۰
۲	ربوہ محلہ دارالصدر	۱۲ — ۴ — ۰	۱۱	بہلولپور چک ۱۲۷/R.B	۵ — ۶ — ۰
۳	ربوہ حلقہ ۲ بلاک "ب"	۳۱ — ۱۴ — ۰	۱۲	ڈگری سندھ (مارچ ۵۱ء تا مارچ ۵۲ء)	[illegible] — ۰ — ۰
۴	چک ۳۰/۱۱.L ضلع منٹگمری	۱۰ — ۰ — ۰	۱۳	ربوہ حلقہ ۳ بلاک "الف"	۱ — ۱۲ — ۰
۵	لاہور	۳۰ — ۰ — ۰	۱۴	گوکھووال چک ۱۲۱/ج ب ضلع لائلپور	[illegible] — ۶ — ۰
۶	راولپنڈی	۲۷ — ۱۲ — ۰	۱۵	گھسیٹ پور ضلع لائلپور	[illegible] — ۰ — ۰
۷	خوشاب	۵ — ۸ — ۰	۱۶	خانقاہ ڈوگراں	[illegible] — ۸ — ۰
۸	ملتان چھاؤنی	۸ — ۴ — ۰	۱۷	چک ۵۲/ج ب ضلع سرگودھا	[illegible] — ۰ — ۰
۹	چک ۶/۱۱.L ضلع منٹگمری	۲ — ۷ — ۰		کل میزان	[illegible] — ۸ — ۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

مدیرہ

غیر احمدی مسلمان یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ جس وقت گمراہ ہو جائیگی تو اس کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ دو وجود بھیجے گا۔ ایک اسی اُمت میں سے پیدا ہوگا جو امام مہدی کہلائیگا دوسرا آسمان سے نازل ہوگا جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہے۔ مؤخر الذکر امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کرینگے۔ مہدی کا کام اُمتِ محمدیہ کی روحانیت کی اصلاح ہوگی اور عیسیٰ بن مریم کا کام مسلمانوں کو دوسرے لوگوں پر غلبہ دلانا۔ گویا وہ یہ مانتے ہیں کہ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے دو وجود ہونگے لیکن ہمارے نزدیک یہ عقیدہ درست نہیں کیونکہ جیسا کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اسلئے اُن کے نازل ہونیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنیوالا صرف ایک وجود ہے وہ بھی اسی اُمت میں سے وہی عیسیٰ ہوگا اور وہی مہدی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"لا مھدی الا عیسیٰ" (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

یعنی حضرت عیسےٰؑ کے سوا کوئی مہدی موعود نہیں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں:۔

"یوشک من عاش فیکم ان یلقی عیسی بن مریم
اماما مھدیا و حکما عدلا یکسر الصلیب
و یقتل الخنزیر" (مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱)

یعنی جو تم میں زندہ رہا وہ عیسیٰ بن مریم کو پائیگا جو امام مہدی ہونگے اور حکم و عدل ہونگے اور صلیب کو توڑینگے اور خنزیر کو قتل کرینگے۔

اس میں حضورؐ نے صاف فرما دیا کہ عیسیٰ بن مریم ہی امام مہدی ہوں گے۔

اگر یہ سوال ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اُمت میں سے پیدا ہونیوالے شخص کو عیسےٰ بن مریم کا نام کیوں دیدیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں آنیوالے نے مسیح ابن مریم کی خُو بُو پر آنا تھا اسلئے اسکو عیسےٰ بن مریم کا نام دیا گیا۔ پھر یہ کہ جس طرح مسیح ناصری موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء تھے اسی طرح محمدی مسیح نے محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء ہونا تھا۔ سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جس زمانہ میں آنے والے نے کام کرنا تھا وہ ایسا تھا جس میں عیسائیت کا بڑا زور ہوگا اور صلیبی مذہب بڑے غلبہ کی حالت میں ہوگا۔ اسی لئے مسیح موعود کا کام یہ رکھا گیا کہ وہ کسر صلیب کرے۔ یعنی اس فساد کو دور کرے جو صلیبی مذہب کی وجہ سے پیدا ہو گیا تھا۔ پس حقیقت یہی ہے کہ آنیوالا وجود صرف ایک ہے دو نہیں۔ اس کو دو نام اس کی مختلف صفات اور اسکے کام کی نوعیت کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔ چونکہ اسکے آنے کے مختلف مقاصد تھے اسلئے ان مقاصد کی مناسبت سے اُسے نام بھی مختلف دیئے گئے۔ آنے والے کے بڑے بڑے کام دو تھے۔ ایک صلیبی فتنہ کا استیصال اور دوسرے اُمتِ محمدیہ کی اصلاح۔ کاسر صلیب ہونیکی حیثیت سے اس کا نام عیسیٰ مسیح ہوا اور اُمتِ محمدیہ کا مصلح ہونے کی حیثیت سے اُس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد مہدی نام پایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے کام کے متعلق فرمایا کہ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنازیر کو قتل کریں گے۔ اس سے مراد عیسائیوں کی ظاہری صلیبوں کو توڑنا نہیں اور نہ ہی ایک ناپاک جانور کو قتل کرنا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا ایک نبی کی شان سے بہت بعید ہے۔ نبی کا کام تو یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائے ان کی روحانیت کی اصلاح کرے۔ جانوروں اور جمادات سے الجھنا اس کا کام نہیں اور نہ ہی یہ کوئی ایسا کام ہے جس سے کسی قسم کا روحانی یا جسمانی فائدہ حاصل ہو سکے نیز یہ فعل عیسیٰ مسیح کے حکم و عدل ہونے کے بھی خلاف ہے کیونکہ اگر وہ صلیبوں کو توڑیں گے تو اس سے ان لوگوں پر زیادتی ہوگی جو صلیبوں کو ماننے والے ہیں۔ پھر یہ مذہب میں مداخلت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت اور گمراہی بالکل واضح ہو چکی ہے۔ لوگ ہدایت کی طرف خود بخود کھنچے آئیں گے۔ اگر مسیح موعود عیسائیوں کی صلیبیں توڑیں گے تو یہ ان کے مذہب میں مداخلت ہوگی جو سراسر خلافِ تعلیمِ قرآن ہے۔ پس اس کا حقیقی مطلب یہی ہے کہ مسیح موعود صلیبی عقیدہ کا بطلان کریں گے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں گزشتہ علماء کے بہت سے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن یہاں صرف ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ کسرِ صلیب سے مراد ابطالِ عقائدِ عیسائیت ہے۔ علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں علامہ طیبی کا قول نقل فرماتے ہیں:۔

"فتح لی معنی من الفیض الالٰهی و هو ان المراد من کسر الصلیب اظهار کذب النصاریٰ حیث ادعوا ان الیهود صلبوا عیسیٰ علیه الصلوٰة و السلام علیٰ خشب فاخبر الله تعالیٰ فی کتابه العزیز بکذبهم افترائهم"

کہ فیض خداوندی سے مجھ پر یہ معنے کھولے گئے ہیں کہ کسرِ صلیب سے مراد عیسائیوں کے اس جھوٹ کو ظاہر کرنا ہے کہ یہودیوں نے مسیح علیہ السلام کو لکڑی کی صلیب پر لٹکا کر مار دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انکے اس کذب و افتراء کی قلعی کھول دی ہے۔

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کیلئے

ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔اے ہو۔ بی۔اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں کی درخواست پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہش مند بہنیں جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں! والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوالِ دانایاں

عزیز احمد راجیکی

(۱) کائنات کے نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش کا بھی صلہ ملتا ہے اور ذرا سی سعی بھی رائگاں نہیں جاتی۔ (۲) بزدل انسان موت آنے سے پہلے ہی کئی مرتبہ مر چکتا ہے لیکن بہادر آدمی ایک ہی بار مرتا ہے۔ (۳) جو شخص مصیبت کا بوجھ خوش اسلوبی سے اٹھاتا ہے وہی سب سے بہتر کام کرتا ہے۔ (۴) ایک فصل کا تخم بوؤ عادت کا خرمن ہاتھ آئیگا۔ ایک عادت کا تخم بوؤ ایک کیرکٹر کا خرمن تمہیں ملیگا۔ ایک کیرکٹر کا تخم بونے سے وہ خرمن تمہارے ہاتھ میں آئے گا جو تمہاری تقدیر کا فیصلہ کر دے۔ (۵) وہ شخص جو تضیعِ اوقات کا عادی ہے اس گھڑی کی مانند ہے جس میں دونوں سوئیاں نہیں۔ وہ چلی بھی تو کیا اور نہ چلی تو کیا۔ (۶) عورت کا بناؤ سنگار اسکے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ (۷) کمینہ کام کرنے سے جو ڈرے وہ سب سے بہادر ہے۔ (۸) حیوانات پر رحم کرنا فیاضی کی عمدہ اور آسان مشق ہے۔ (۹) آزادی اس کا نام نہیں کہ اخلاق یا مذہب کی پابندی نہ کی جائے۔ (۱۰) نادان گذشتہ زمانہ کی یاد میں محو رہتا ہے اور کاہل آئندہ زمانہ کی موہوم اُمید کے گیت گاتا ہے۔ دانا کیلئے سب سے اہم آج کا دن ہے۔ (۱۱) خدا نے عورت کو مرد کی پیشانی سے پیدا نہیں کیا کہ مرد پر حکومت کرے نہ ہی اس کو مرد کے پاؤں سے پیدا کیا کہ وہ اسکی غلامی کرے بلکہ اسکی پسلیوں سے پیدا کیا جو اُسکے دل کے قریب ہیں۔ (۱۲) سفید بال انسان کو مدت کے بعد تجربہ کار اور پختہ مغز بناتے ہیں مگر تاریخ دانی طالب علم کو جلد ہی تجربہ کار پختہ مغز بنا دیتی ہے۔ (۱۳) مصیبتیں انسان کو بیدار کرنے کیلئے آتی ہیں نہ کہ پریشان کرنے کے لئے۔ (۱۴) نصیحت سچی خیر خواہی ہے جسے ہم نہیں سُنتے لیکن خوشامد بدترین دھوکہ جس پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ (۱۵) عمدہ چیز کو حاصل کرنا خوبی نہیں بلکہ عمدہ طریقہ سے استعمال کرنا خوبی ہے۔ (۱۶) دُنیا کے رنج وغم کو اگر مساوی طور سے تقسیم کیا جائے تو تمام لوگ اپنی موجودہ حالت پر قانع ہو جائیں جس کے وہ خوگر ہو چکے ہیں۔ (۱۷) محبت ایسی پیاری چیز ہے جو انسان کو مشکل ترین کاموں کیلئے مجبور کر دیتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو بالعموم قربانی کی راہ مسدود ہو جاتی۔ (۱۸) نیکنامی حاصل کرنے کیلئے انسانیت درکار ہے نہ کہ زر۔ (۱۹) ضرورت سے خواہش، خواہش سے کوشش، کوشش سے حصول، حصول سے نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ (۲۰) وہ شخص خوش قسمت ہے جسکو مطالعہ کا شوق ہے لیکن فحش کتابوں کے پڑھنے سے شوق کا نہ ہونا بہتر ہے۔ (۲۱) عورت سے بے نیاز ہو کر زندگی بسر کرنیکا عزم شدید ترین جرم ہے اور فطرت کبھی نہ کبھی اس کا انتقام لے ہی لیتی ہے۔ (۲۲) طبعی میلان کے موافق تربیت ہونے سے انسان کامل ہوتا ہے۔ (۲۳) جو اچھی بات سُنو لکھ لو اور جو لکھو اسکو حفظ کر لو، جو حفظ کرو اس پر عمل کرو۔ (۲۴) قوانینِ قدرت سے انحراف کرنیوالا امن سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ (۲۵) ایمان کا دشمن جھوٹ، عزت کا دشمن سوال، عقل کا دشمن غصہ اور دولت کا دشمن بددیانتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے لجنات

باہر کی لجنات کی آگاہی کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ خدمتِ خلق کی رپورٹ باقاعدہ ماہواری رپورٹ کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔ مندرجہ ذیل امور کے متعلق بار بار ممبرات کو اجلاسوں میں توجہ دلائی جائے اور خدمتِ خلق کے جذبے کو اُبھارا جائے۔

۱۔ خدمتِ خلق کے نام سے ایک چندہ علیحدہ اکٹھا کیا جائے جس سے بعض ایسے غرباء جو لڑکیوں کی شادی کے اخراجات نہیں اُٹھا سکتے اُن کی امداد کی جائے۔ بعض لوگ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے بچوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے اُن کی تعلیم کے لئے وظائف لگائے جائیں۔ بیماروں کی امداد وغیرہ۔ اِس چندے کا تیسرا حصہ لجنات اپنے پاس رکھ کر باقی مرکز میں بھجوائیں۔ صرف ذی حیثیت لوگوں سے یہ چندہ لیا جائے۔

۲۔ ویسے انفرادی طور پر بھی خدمتِ خلق کے جذبے کو اُبھارا جائے۔ بیماروں کی عیادت کی طرف توجہ دلائی جائے۔ زچگی کے شروع ایام میں گھر کی عورت کوئی کام نہیں کر سکتی ان دنوں میں ہمسائی یا اور کوئی پاس پڑوس کی بہنیں اس کا ہاتھ بٹائیں یہ بھی خدمت خلق ہے۔ ویسے تو کسی کے راستہ سے کانٹے اُٹھانا بھی خدمت خلق میں شامل ہے۔ کسی مسافر کی امداد کرنا خواہ وہ کسی لحاظ سے ہو خصوصاً ریل کے سفر میں خدمتِ خلق کا بہت موقع مل سکتا ہے کسی کا سامان رکھوانے میں مدد کر دی۔ کوئی عورت اکیلی سفر کر رہی ہے اسکو سفر میں ہر قسم کا آرام پہنچانا، اس کا خیال رکھنا۔ اس سے دو فائدے ہونگے ایک تو خدمتِ خلق کا کام ہو گا دوسرے ہمارے اچھے اخلاق دیکھ کر یہ بات خود بخود تبلیغ کا ذریعہ ہو گی۔

۳۔ بعض اوقات گھروں میں کوئی سودا لا کر دینے والا نہیں ہوتا مرد باہر کاموں پر ہوتے ہیں اکیلی عورت گھر میں ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ہمسائے کو چاہیئے اس کا سودا وغیرہ منگوا دے، اس کا خیال رکھے۔ ہمسائے کے حقوق کی طرف پوری توجہ دلائی جائے۔ اگر ان کو ہی پورا کیا جائے تو بہت خدمتِ خلق کا موقع مل سکتا ہے۔

۴۔ آجکل لڑکے لڑکیاں امتحان دے رہے ہیں۔ جو بچے پاس ہو جائینگے انکے پچھلے نصاب بیکار ہونگے۔ بعض غریب لوگ تو بیچ دیتے ہیں لیکن اچھے ذی حیثیت گھروں میں یونہی بیکار چلے جاتے ہیں۔ لجنات گذشتہ سال کے نصاب اکٹھے کر کے غریب لوگوں میں تقسیم کریں۔ بعض وقت ایک غریب بچہ صرف کتابیں نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم سے محروم رہ جاتا ہے۔

۵۔ آجکل سردی کا موسم ختم ہو رہا ہے سب گھرانوں میں پرانے گرم کپڑے پڑے ہونگے بعض اگلے سال انکے پہننے کے قابل نہیں ہونگے۔ اجلاسوں میں تحریک کر کے ایسے کپڑے جمع کئے جائیں۔ بیشک مرد کپڑے بھی ہوں جن میں سے کچھ لجنات اپنے پاس تقسیم کرنے کیلئے رکھ لیں اور اگر ہو سکے تو مشاورت کے موقع پر لجنہ مرکزیہ کے دفتر میں بھجوا دیں تاکہ ہم کو اگلی سردیوں میں تقسیم کرنے کیلئے محفوظ رکھ سکیں۔ اور جو نہ بھجوا سکیں وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھجوا دیں +

آمنہ طیبہ سیکرٹری شعبہ خدمتِ خلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بابت ماہ فروری ۱۹۵۳ء

دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کی رقم کو پورا کرنے کیلئے ساری رقم مختلف لجنات پر پھیلا دی گئی ہے اور تمام لجنات کو خطوط بھجوائے جا چکے ہیں۔ اس ماہ میں صرف دس بیرونی لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے۔ عہدیداران یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ماہ جنوری یا فروری میں جو لجنات جس قدر چندہ اس مد میں بھجوا چکی ہوں وہ اصل رقم سے منہا کر دیا جائیگا۔ بہنوں کو اس چندہ کے پورا کرنے کی بہت کوشش کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	از لجنہ اماء اللہ	رقم
۱	ربوہ محلہ "ص"	۱ــــ۰ــــ۰
۲	ربوہ محلہ دارالصدر	۹ــــ۱۱ــــ۰
۳	ربوہ حلقہ نمبر ۳ بلاک "الف"	۱ــــ۰ــــ۰
۴	ربوہ حلقہ نمبر ۴ بلاک "ب"	۶ــــ۷ــــ۰
۵	وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	۲۷ــــ۰ــــ۰
۶	ملتان چھاؤنی	۵ــــ۰ــــ۰
۷	راولپنڈی	۹۰
۸	ڈگری سندھ	۱۸ــــ۰ــــ۰
۹	سرگودھا	۲۰ــــ۰ــــ۰
۱۰	چک نمبر ۱۲۷ ر۔ب ضلع لائلپور	۵۲ــــ۰ــــ۰
۱۱	چک نمبر ۲۳۵ R.B آر۔بی کرتارپور	۱ــــ۸ــــ۰
۱۲	کراچی نمبر ۱	۲ــــ۰ــــ۰
۱۳	مونگ ضلع گجرات	۱ــــ۰ــــ۰
۱۴	گوجرانوالہ	۳۰ــــ۰ــــ۰
	کل میزان	۲۷۲ــــ۱۰ــــ۰

ضرورت استانی

جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ میں ایک قابل استانی کی ضرورت ہے جو احمدی عورتوں کو پڑھا سکے اور ان کی تربیت بھی کر سکے۔ تنخواہ معقول ہوگی۔ ضرورت مند بہنیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

عبدالرحمن ولد مستقیم
ڈاکخانہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ

درخواستہائے دعا!

۱۔ عزیزم عبدالماجد امسال ایف۔ ایس۔ سی کا اور عزیزہ بشریٰ ساتویں جماعت کا امتحان دے رہے ہیں بہنیں انکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ام عبدالماجد ڈجکوٹ

۲۔ میری آپا محترمہ اہلیہ صوبیدار محمد سعید کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ اکابر سلسلہ اور مصباحی بہنوں سے ملتجی ہوں کہ میری آپا کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

انجمن آرا۔ مغلپورہ

ولادت!

میری ہمشیرہ بیگم ملک عبداللہ خاں صاحب پارسل کلرک سرگودھا کو اللہ تعالےٰ نے ۲۷/۲/۵۳ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بہنیں عزیز کے خادم دین ہونے اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

صفیہ سلطانہ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گُر مالا

محترم مولوی مصلح الدین احمد صاحب ڈوڈا ایم اے جیکی

مایا کے ہیں تینوں نام — تُلسُو، تُلسا، تُلسی رام
ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا — ہاتھ نہ پہنچے کھٹّے آم
گور کنارے چھوٹی آشا — بوڑھی گھوڑی لال لگام
لوبھی جگ کی ریت نرالی — کھوٹا سودا کھوٹے دام
جس کا کام اُسی کو ساجے — راج تِلک کو جانے رام
اپنا بوجھا اپنے کاندھے — پاپ نگر میں کیا بسرام
رن کی جیت نہ جیت کہائے — مَن جو مارے سو بلرام
نیند نہ پوچھے کھاٹ کھٹولی — پیٹ نہ دیکھے رادھا، شام
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے — مَن کے ہاتھوں ہم بدنام
جس تن لاگے سو تن جانے — تم کیا جانو یہ کہرام
لیکھ لکھت نہ میٹے کوئی — بن بن چھانیں سیتا، رام
جنم جنم کے دُکھڑے دیکھے — دُنیا تجھ کو سات سلام

مصلح کو اب یاد کریں کیا
پاپی جیوڑا کس کے کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ مصلحِ موعود کی مبارک تقریب پر!

سُبحان من یّرانی

محترم ثاقب صاحب (زیروی)

رخصت ہوئی شبِ غم پھوٹی سحر سہانی
ایماں کی تمکنت پر پھر آ گئی جوانی
کی غمکدوں پہ صُبحِ فطرت نے ضو فشانی
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

افسونِ رنگِ مغرب عالم پہ چل رہا تھا
تہذیبِ معصیت کا لاوا اُبل رہا تھا
اس نورِ حق سے پہلے باطل مچل رہا تھا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

یہ آ گیا تو چھایا عنبر فشاں سویرا
بے رُوح شعبدوں کو رُوحانیت نے گھیرا
لہرایا ٹھاٹھ سے پھر اسلام کا پھریرا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

گونجی فضائیں چونکیں انوار مسکرائے
الحاد و دہریت کے بیمار مسکرائے
پھر دیں کی یورشوں کے آثار مسکرائے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

تازہ تجلیوں سے باسی نجوم بھاگے
اُمید کی ضیا سے غم کے ہجوم بھاگے
بزمِ خرد میں ابتک تھی جنکی دھوم بھاگے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

زندانیو مبارک وہ رُستگار آیا
باصد ادائے شوکت اِک شہسوار آیا
جس کا تھا کنواریوں کو سخت انتظار آیا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

بزمِ شکوہ و عظمت کی رُوح آگیا ہے
فرزندِ ارجمند و ممدُوح آگیا ہے
عطرِ رضائے حق سے ممسُوح آگیا ہے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

آؤ حقیقتوں کے رُخ سے نقاب اُٹھائیں
فرطِ طرب سے اُچھلیں۔ کودیں مزے اُڑائیں
اُس ماہ رُو کی رہ میں قلب و نظر بچھائیں
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

اے بے بسوں کے والی - اے بیکسوں کے مولا
اے غمزدوں کے آقا تشنہ لبوں کے داتا
ہو جائے کاش دائم یہ دلنشیں اُجالا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

فی امان اللہ

اپنی "محمودہ" کے نام!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نظم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی صاحبزادی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کے تقریب رخصتانہ پر کہی۔ (مدیرہ)

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو

ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو

علم و عمل نصیب ہو، عرفاں ہو نصیب
ذوقِ دعا و "حسنِ عبادت" نصیب ہو

محمود عاقبت ہو رہے زیست بامراد
خوشیاں نصیب، عزت و دولت نصیب ہو

ہو رشکِ آفتاب ستارہ نصیب کا
آپ اپنی ہو مثال وہ قسمت نصیب ہو

نور و جمیل "نور" دل و جاں میں بخشدے
اسکے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو

ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو

بس ایک فرد ہو کہ رہو جس سے آشنا
محبوبِ جاوداں کی محبت نصیب ہو

ہر وقت دل میں پیار سے یادِ خدا رہے
یہ لذت و سرور یہ جنت نصیب ہو

تسخیرِ خلق خُلق و محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلوص و مودت نصیب ہو

اقبال "تاجِ سر" ہو ترے "سر کے تاج" کا
اس کو خدا و خلق کی خدمت نصیب ہو

نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جنکے دین کو نصرت نصیب ہو

ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیا
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو

راضی ہوں تم سے میں۔ مرا اللہ بھی رہے
اس کی رضا کی تم کو مسرت نصیب ہو

افضل ہمارے حکم کو تم جانتی رہیں
دنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو

راحت ہی میں نے تم سے بہر طور پائی ہے
تم کو بھی دو جہاں میں راحت نصیب ہو

گھر تھا صدف تو تم درِ خوش آب و بے بہا
اس سے بھی بڑھکے دولتِ عصمت نصیب ہو

کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے۔ تمہیں
آرام قلب و جاں و سکینت نصیب ہو

حافظ خدا رہا ہے رہی آجتک "امین"
جس کی تھی اب اسے یہ "امانت" نصیب ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام

محترمہ شمیم صاحبہ

پیاری بہنو! باب علم و فضل ہے تم پر کھلا! محترم آقا نے دیں رستے کی سب روکیں ہٹا!
چاہیئے ہوں مستفید اس عہد سے اے باصفا! تھام کر ہمت کی رسّی کر کے اب کچھ دیں دکھا!

قوم کی آدھی ترقی تیری بیداری میں ہے
رازِ مضمر اوج کا سُن! تیری ہشیاری میں ہے

اپنی غفلت کی اداؤں نے بڑھائے حوصلے پا کے ہمکو بے خبر احقاق سارے مٹ گئے
دیکھئے! غفلت شعاری نے ستم کیا کیا کئے اعتراضوں کے لئے اپنے پرائے مُنہ کھلے

آہ! اِس خوابِ گراں نے رنگ یہ پیدا کیا
خود بھی رُسوا ہو گئیں، مِلّت کو بھی رُسوا کیا

اب خدا کے واسطے بیدار ہو ہشیار ہو! موڑ کر نکبت سے مُنہ اب اَوج سے دوچار ہو!
پھر تیرا علم و ادب سے مخلصانہ پیار ہو! اے کہ پھر علم و ادب تیرے گلے کا ہار ہو!

تیری شرکت، عالمِ خفتہ میں ہشیاری کرے
کلبۂ تاریک میں، پھر شمعِ بیداری جلے

پھر بپا ہنگامہ کر دے اِس حریمِ ناز میں! نغمۂ دلکش سُنا دے اِک نئے انداز میں
بختِ خفتہ جاگ اُٹھے ایک ہی آواز میں چھیڑ راگ ایسا سُریلا اِک نرالے ساز میں

اہلِ محفل کو سُنا دے یہ پیغامِ آخری!
دَورِ "ابراہیم" آیا ہو چکی اب "آذری"

پھر اُولوالعزمی دکھا اِس چرخِ ناہنجار کو باز آ کر ظلم سے، تا پھر تیرا غمخوار ہو
کارواں پسماندہ کو "بانگِ درا" گفتار ہو صنفِ نازک کے لئے مشعل تیرا کردار ہو

وقف پھر سینہ ترا ہو دردِ مِلّت کے لئے
بے قرار و مضطرب ہو اسکی شوکت کے لئے

پیاری بہنو! ہاں نہ گھبرانا کشاکش سے ذرا
یہ کشاکش ہی تو دیتی ہے زمانہ کو جِلا

ذرہ ذرہ اِس جہاں کا ہے تگ و دَو کر رہا
قطرہ قطرہ یہ شہادت دے رہا ہے برملا

کِس طرح اس سے زمانہ ملتفت ہو گا بھلا
کشمکش میں اسکی جس نے ہو نہ کچھ حصّہ لیا

پیاری بہنو! دو اِرادوں کو بس اب تاب و تواں
چاہتی ہو گر یہاں میں تم حیاتِ جاوداں

دیکھنا چاہو کہ ہو اسلام یاں جلوہ کناں
پرتوِ اسلام سے دُنیا ہو پھر رشکِ جناں

منتشر جذبات کو یکجا فراہم تم کرو!
شوق سے پھر منزلِ مقصود کی جانب بڑھو!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تاریکیٔ شب بھی لازم ہی ہر صُبحِ درخشاں سے پہلے"

اطہر ظہور بٹ صاحبہ گوجرخان

کچھ اَور تقاضا باقی ہے کیا؟ ہم پر احساں سے پہلے
ہم جاں تک آپ کو سونپ چکے ہیں آپکے فرماں سے پہلے

ہر رنج مسرت ہو جائے ہر کُلفت راحت بن جائے
گر تیری نظر کو اپنا لیں ادبار کے طوفاں سے پہلے

تخریبِ گُلستاں میں مضمر تعمیر کا پہلو رہتا ہے
تاریکیٔ شب بھی لازم ہے ہر صبحِ درخشاں سے پہلے

اندازِ رُخِ زیبا کیا ہیں؟ آئینۂ رازِ مستقبل
اِک گردشِ ابرو دیکھی ہے ہر گردشِ دوراں سے پہلے

ہر طرف خرد کو دَوڑایا پر کچھ نہ خرد نے کام کیا
کچھ درد کا درماں ہو نہ سکا دلجوئیِ رحماں سے پہلے

ہنسی خوشی کی برکت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ السمیع صاحبہ لائل پور

ہر شخص پیدائشی زندہ دل ہے۔ یہ ہماری بچپن کی روک تھام کا نتیجہ ہے۔ کہ بچے جوان ہو کر غم و حسرت کی تصویر بن جاتے ہیں۔ یا خود ہم عمر کے ایک خاص حصہ پر پہنچ کر زندہ دلی کو بھول جاتے ہیں اور مردہ دلی کا مرقع بن جاتے ہیں۔

بچوں کو دیکھو گھٹنوں نہیں چلتے پلنگ پر پڑے پڑے بعض زندہ دلیوں کا ثبوت دیتے ہیں۔ جب بڑے ہو جاتے ہیں تو اپنے افکار کے ہجوم میں ان کا شور و شغف ہمیں بُرا معلوم ہوتا ہے اور ہمیں ان کی پُر مذاق یا دل لگی کی آواز پر اُن کو دھمکا کر چُپ کرا دیتے ہیں۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ ضبط اور چیز ہے اور تشدد اور چیز ہے۔ ہم قرینے اور قاعدے سے ان کے شور و غل کو ضابطہ کی صورت دے سکتے ہیں۔ یعنی دباؤ اور پابندی سے ہم ان کی زندگیاں خراب کرتے ہیں۔

ہمیں لڑکیوں کی تربیت میں خاص احتیاط برتنی چاہیئے انہیں کل آئندہ نسلوں کی مائیں بننا ہے اور گھر کی منتظمہ۔ ایسی اُستانیوں کی زیرِ نگرانی انہیں ہرگز نہ رکھا جائے جو ہنسی اور زندہ دلی کو جانتی ہی نہیں۔ جن کی صورت پر حسرت اور اندوہ برستا ہو۔ یہ بچپن کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اکثر مرد و عورت کی متاہل زندگی رنج و غم میں گزرتی ہے۔ ذرا اس لڑکی کا خیال کیجیے جو صبح کے وقت شوہر کو ہنسی خوشی دفتر رخصت کرتی ہے۔ اور پھر اس کا مقابلہ اس سے کیجیے جو صبح ہی چنچناتی اُٹھتی ہے۔ اور ان دونو کا بھی مقابلہ کیجیے جن میں سے ایک گھر کو صاف کر کے اچھا لباس تبدیل کر اپنے دفتر سے آنے والے شوہر کے خیر مقدم کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اور دوسری جس کام میں لگی ہوئی ہو اس کے آنے پر بھی اسی میں مصروف رہتی ہے اور اس کے آنے کو غلط انداز سمجھتی ہے۔ کوئی اِس مؤخر الذکر بیوی کے طرزِ عمل کو پسند نہ کریگا کہ وہ کس طرح ایک قابلِ محبت رشتہ سے کس قدر تغافل برتتی ہے۔ آپ آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکتی ہیں کہ ان دونو قسم کی لڑکیوں میں سے کونسی متاہل زندگی کو خوش و خرم گزار سکتی ہے۔

بیویوں کو زیادہ خندہ مزاجی اختیار کرنی چاہیئے۔ مرد بیچارہ تو صبح سے شام تک روٹی کمانے کے دھندوں میں مشغول رہتا ہے۔ عورت کا دائرہ گھر تک محدود ہے۔ وہ زندگی کو خوشنما بنا سکتی ہے۔ محض ایک مزاج کو درست رکھنے سے!

اعلان

ہمارا مالی سال مئی ۵۲ء سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے وہ فوراً اپنی تمام ممبرات کی تعداد اور اسکے مطابق بجٹ تیار کرکے روانہ کردیں۔

امۃ الباسط نائب سیکرٹری مال

چند لمحے اپنے رب کے حضور

نصرت قیوم بٹالوی

خدایا! میری ناؤ منجدھار میں پھنسی ہوئی ہے۔ کنارے دُور ہیں اور دریا بپھرے جا رہا ہے۔ مصائب و آلام کی گھنگھور گھٹاؤں نے اُفقِ زندگی کو تیرہ و تار بنا رکھا ہے دُنیوی سہارے ٹوٹ چکے۔ کیا اِس کشتی کے پتوار اپنے ہاتھوں میں نہ لے لو گے؟ ناخدا بن کر مجھے کنارے تک نہ پہنچا دو گے؟

مولا! ایک گناہگار تیرے دروازے پر آئی ہے۔ آنسوؤں اور اُمیدوں کا دامن پھیلائے ہوئے۔ چشمِ پُرنم اور پُردرد دل لئے ہوئے۔ ہزار خطاکار سہی! لاکھ جفاکار سہی!! پھر بھی وہ تیری ہے۔ دُنیا والوں نے اسے ٹھکرا دیا، زمانے نے اُس سے بے وفائی کی اب اگر تُو اسے اپنے دامنِ رحمت میں پناہ نہ دے گا تو اور کون دے گا۔ تُو اسکے عیوب کی پردہ پوشی نہ کرے گا تو اور کون کرے گا؟

شاہا! اِس فانی دُنیا میں کون کسی کا بنتا ہے بیکسوں کا رفیق تو کوئی بھی نہیں۔ بے نوا کے لئے تو کوئی بھی نہیں روتا۔ ہاں! اگر کسی خطاکار و پُرجفا کے کام آتی ہے تو وہ تیری ذات ہے۔ میں اپنی خطاؤں پر شرمسار مگر تیری رحمتوں پر نازاں تیرے دروازے پر آئی ہوں۔ کیا ٹوٹے ہوئے دل کو تیرے رحم کی مرہم نہیں ملے گی؟ کیا میری فریادیں بے نیلِ مرام لَوٹ آئیں گی؟

پروردگارا! چہار سو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ خوشیوں کا سُورج ڈوب چکا اب دُکھوں کی اندھیری رات ہے اور میں ہوں اِس گھُپ اندھیرے میں۔ اگر کوئی روشنی کی ہلکی سی کرن دکھائی دیتی ہے تو وہ تیری دستگیری ہے۔ تُو میرا ہاتھ تھام لے تو پھر ان تاریکیوں کی کوئی پروا نہیں۔ خوش نصیب ہے وہ جس کو تیرا سہارا حاصل ہو جائے۔ اور اگر تُو مجھے سہارا دیدے تو میں ہنستی کھیلتی اِن مصائب پر قابو پا لوں گی۔

مولا! میں نے دُنیا میں آکر اپنے مقصدِ تخلیق کو بھلا دیا تھا۔ یہاں کی عارضی طاقتوں نے مجھے تجھ سے دُور.... بہت دُور کر دیا تھا۔ میں نے دُنیا والوں پر اعتماد کیا، لیکن بے وفا دُنیا کس کے کام آتی ہے؟ جو میرے کام آتی۔ یہاں کے مکینوں نے مجھے اوندھے مُنہ گرا دیا۔ اب میں تبھی اُٹھ سکتی ہوں اگر تیری رحمت کا ہاتھ مجھے سہارا دے۔ کیا تیری رحمت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ ایک عاصی تیرے دروازے کے سامنے گرا ہو اور تُو اُسے سہارا نہ دے؟

احکم الحاکمین! اِس دل میں ایک ہی خواہش ہے کہ مجھے وہ دل عطا کر دے جس میں تیری محبت ہو، تیرے دین کی محبت ہو، تیرے اسلام کی اشاعت کی تڑپ ہو جسکو دُنیا کی عارضی رنگینیاں نہ لُبھا سکیں بلکہ اسمیں تیرا گھر ہو۔ وہ عمل کرنے کی توفیق دے جو روزِ محشر مجھے تیرے حضور شرمسار ہونے سے بچا لیں۔ اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق دے اور مجھ سے وہ کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا عہد ——— !

سیدہ ثریا صاحبہ ربوہ

ہر انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جو عہد کسی سے کرتا ہے اُسے پُورا کرتا ہے۔ کیوں اور کس لئے؟ اسلئے کہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا ضمیر اُسے ملامت کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے شرمسار ہوتا ہے۔

ہر بہن کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر اُس نے کسی کو کہا ہے کہ مَیں فلاں وقت تمہارے پاس آؤں گی تو وہ وہاں ضرور جائیگی اور اُسے ضرور جانا پڑے گا کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہوا ہے۔

اسی طرح ہمارا ایک عہد خدا تعالےٰ سے ہے۔ شاید ہم بھول جائیں کہ ہم نے کب اور کس وقت خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا۔

جب ہم نے احمدیت کو قبول کیا، خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا اور بیعت کی تو ہم سب نے حضور کے ہاتھ پر وعدہ کیا کہ "ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گی"۔ ہمارا یہ عہد کسی انسان سے نہ تھا بلکہ خدا تعالےٰ سے تھا۔ بظاہر وہ انسان کا ہاتھ تھا لیکن درحقیقت وہ خدا تعالیٰ سے عہد تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہم نے اِس عہد کے پُورا کرنے میں سُستی دکھائی۔ اور باتوں کو تو چھوڑیں صرف لجنہ کے اجلاس کو لے لیں۔ حضور ایدہ اللہ نے جہاں مَردوں کے مختلف نظام قائم کئے ہیں وہاں عورتوں کی تنظیم لجنہ کے ذریعہ کی ہے۔ لیکن ہماری احمدی بہنوں کی اِس طرف ابھی تک پُوری توجہ نہیں ہوتی۔ اِس نظام کی پہلی کڑی یہ ہے کہ لجنہ کے اجلاسوں میں حاضر ہوں لیکن اکثر بہنیں اس میں نہیں آتیں جو بڑی افسوسناک بات ہے۔

حضور نے کئی بار یہ فرمایا ہے کہ احمدیت کی ترقی اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح نہ ہو جائے۔

قوم اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک نوجوانوں کی اصلاح نہ ہو اور نوجوانوں کی اصلاح اُسوقت تک نہیں ہو سکتی جب تک مائیں اپنی اصلاح نہ کریں۔ بچے ہمیشہ بڑوں کا اثر لیتے ہیں۔ اگر ہماری مائیں دینی کاموں میں حصہ لیں گی، ہر کام شوق اور تندہی سے کریں گی تو بچوں کے دل میں خود بخود شوق پیدا ہوگا۔ اگر ہماری مائیں اپنے کئے ہوئے عہد کو نہیں نبھائیں گی تو بچے بھی اِس طرف کوئی توجہ نہ دیں گے۔

بزرگوں کی نصیحت ہے کہ بڑوں کے نقش قدم پر چلو۔ جب ہمارے بڑے ہی اس راستے کو چھوڑ دینگے تو ہم ان سے کیا سبق حاصل کریں گے۔

اگر ایک ماں خود دینی کاموں میں شوق سے حصہ نہیں لیتی تو اس کے بچے ہرگز نہیں لے سکتے۔

آپ سب نے تو بڑے بڑے کام سرانجام دینے ہیں۔ احمدیت کا پیغام دُنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پُورا ہوتا ہے۔ اگر آپ اتنا سا وقت نہیں نکال سکتیں تو اتنے بڑے کارخانے کو کون چلائے گا۔

ہماری مائیں اپنے بچّوں کو صحیح اسلامی تربیت دینگی تو کیسی نامور ہستیاں پیدا ہوں گی۔ اگر انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو گھر کی چار دیواری میں مقید کر لیا اور کوئی کام نہ کیا تو بچے کیا سیکھیں گے۔ وہ پندرہ سولہ سالہ لڑکے جنہوں نے ابو جہل جیسے کافر سردار کو قتل کر دیا اُن کو بھی ماؤں ہی نے تربیت دی تھی جو اپنے بچّوں کو نصیحت کرتی تھیں کہ بیٹا! اگر ناکام لوٹنا ہے تو شہادت پسند کرو۔

کیوں وہ ایسے بہادر تھے اسلئے کہ ان کی ماؤں میں دینی سپرٹ تھی، خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کے رسولؐ سے والہانہ محبت تھی۔ وہ اسلام کے نشہ میں سرشار تھیں۔ ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ان کے بچّوں نے بھی اُن سے ایسے بہادرانہ کام سیکھے جن سے آج تک اُن کا نام روشن ہے۔ ہم بھی اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ دُنیا میں آپ کا نام قائم رہے۔

پس چاہیئے کہ ہم خود دینی کاموں میں شوق سے حصہ لیں اور دین کی خدمت کریں تاکہ بچّوں میں بھی خدمت دین کا شوق پیدا ہو اور تا ہم اپنے رب کے حضور گنہگار نہ ٹھہریں۔ اگر ہم نے اپنے کئے ہوئے وعدے پُورے کئے تو ہم اللہ تعالےٰ کے سامنے شرمسار نہیں ہوں گی۔ اور ہر وقت اپنے دل میں ایک قسم کی خوشی محسوس کریں گی۔

میں خدا تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ مجھے اور آپ سب کو حقیقی معنوں میں احمدی بنائے اور ہمیں ہر دینی کام میں حصہ لینے کی توفیق دے اور ہمیں اپنا عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کوتاہیوں کو دُور کر کے ہمیں سچی مسلمان بنائے۔ آمین! +

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام

دوسری تربیتی کلاس

لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری ٹریننگ کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنی لجنہ سے ایک ایک ممبر ٹریننگ کے لئے بھجوائیں۔ یہ کلاس پندرہ روزہ ہوگی۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ جن کو بھجوائیں ان کے نام ابھی سے بھجوا دیں تاکہ ان کے قیام کا انتظام کیا جائے۔ والسلام

جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اسلاف

غیرتِ ایمانی

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ قلوصو با سنگھ

مکہ والوں کے تشدد کے حد سے گزرنے پر شہنشاہِ دو جہاںؐ الٰہی ارشاد کے مطابق مدینہ تشریف لا چکے تھے۔ یثرب کے مکینوں نے شہزادہ عرب کا شایانِ شان استقبال کیا۔ زن و بچہ سب خوش تھے کہ اللہ تعالےٰ کے محبوبؐ نے اپنے مبارک قدموں سے اُن کے خانہ ہائے تاریک کو منور کیا ہے۔ لیکن ایک طبقہ منافقین کا اپنی ازلی بدقسمتی کی وجہ سے رسولِ پاکؐ کے ورود کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ان کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول اِن ناپاک جذبات کے اظہار میں پیش پیش تھا اور اِس بات میں کوشاں رہا کہ اگر ہو سکے تو اہلِ یثرب کے دلوں سے سردارِ دو جہاںؐ کی محبت و عظمت کو نکال دے۔ عبداللہ ہمیشہ ایسی سازشوں کی پُشت پر رہا ہے اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کو ضعف پہنچ سکے۔

جنابِ رسولِ خداؐ کے یثرب میں ورودِ مسعود سے قبل عبداللہ بن ابی اس بستی میں ایک خاص مقام کا مالک تھا اور یثرب میں بسنے والے سبھی قبائل اس کو اپنا بادشاہ بنانے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ اِسی اثناء میں ان میں سے کچھ اسلام میں داخل ہو گئے اور اُن کی دعوت اور خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق رسولِ مقبولؐ یہاں تشریف لے آئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے دل آپؐ کے قدموں میں جُھکا دیئے گئے۔ اِس جلن کی وجہ سے عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حریف سمجھتا تھا اور گاہے ماجرا اور کا شتکا مہاجرین اور انصار کا سوال اُٹھا کر تفرقہ پیدا کرنا چاہتا تھا۔

اسی دوران میں مسلمانوں کو غزوۂ بنو مصطلق پیش آیا۔ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم مخالفین کو شکست دیکر رجوع فرمائے مدینہ ہوئے تو رستہ میں مریسیع کے مقام پر پڑاؤ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کا ایک ملازم جہجاہ نامی چشمہ سے پانی لینے کے لئے گیا۔ انصار میں سے ایک شخص سنان بھی وہاں موجود تھا۔ دونو کم علم اور معمولی سمجھ بوجھ کے آدمی تھے۔ باتوں باتوں میں تکرار ہو گئی اور وہ ہاتھا پائی پر اُتر آئے۔ جہجاہ نے انصاری کو ایک ضرب لگا دی اور سنان نے دُہائی مچا دی صورتِ حال کو بگڑتے دیکھ کر جہجاہ نے بھی "یا للمہاجرین" کہہ کر پکارا اور چشم زدن میں وہاں ایک اچھا خاصہ مجمع ہو گیا قریب تھا کہ تلواریں کھنچ جاتیں اور مسلمان اپنے ہی مقدس خون سے اُنہیں آلودہ کر لیتے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں آ گئے اور معاملہ رفع دفع کرا دیا اور اس طرح یہ فتنہ رُک گیا۔

فساد پیدا کرنے کا ایک زریں موقع ضائع ہونے کی اطلاع جب عبداللہ بن ابی کو ہوئی تو وہ بہت جُز بُز ہوا۔ اُس نے پھر سے اِس فتنہ کی آگ کو ہوا دینا چاہی اور اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھیوں کو بہت اُکسایا اور یہاں تک ڈینگ ماری کہ:-

لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن

الاعز منہا الاذل۔

یعنی ہم مدینہ پہنچ جائیں تو معزز شخص ذلیل آدمی

کو شہر سے نکال دیگا"

اس میں اُس بدبخت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا تھا۔

یہ سُنکر مخلصین کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور خبیث عبداللہ کے خون سے سیر ہونے کے لئے اُن کی تلواریں نیاموں میں بے قرار ہو رہی تھیں۔ جب اسی عبداللہ کے بیٹے ... ... (جو اسلام کے فدائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلصین صحابہ میں سے تھے۔) کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو شمشیر بکف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رو کر عرض کیا:-

"یا رسول اللہ! میری جان آپ پر فدا ہو۔

مَیں نے سُنا ہے میرے باپ نے شرارت کی ہے

اور اُس سے حضور کو دُکھ پہنچا ہے حضور مجھے

ارشاد فرماویں تو مَیں اُس کا سر حضور کے قدموں

میں حاضر کروں"

اُس رحمت مجسّم نے فرمایا:-

"حباب! تمہاری اطلاع درست ہے مگر

مَیں نے اس کے قتل کا فیصلہ نہیں کیا۔ ہوسکتا

ہے اللہ کریم اُسے سیدھی راہ دکھا دے۔"

اس پر حباب تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے اور پھر عرض کیا:-

"میرے آقا اپنے باپ کو فرار واقعی سزا

دینے کا ذمہ مَیں خود اس لئے لیتا ہوں کہ اگر

حضور کسی اور کو اس کے قتل کا حکم فرمائیں

تو ممکن ہے کسی وقت میری رگِ جاہلیت جوش

مارے اور مَیں اُس مسلمان کو اپنے باپ کا قاتل

سمجھ کر نقصان پہنچا بیٹھوں اور اس طرح جہنم

میں اپنا ٹھکانا بنا لوں"

رحمۃ للعالمین متبسم ہو کر خاموش ہو گئے اور صحابہؓ نے حبابؓ کی غیرت کی دل ہی دل میں داد دی۔

اپنے باپ کی اس گستاخی پر حضرت حبابؓ کو بہت طیش تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رنج پہنچنے پر وہ انتہائی نادم تھے۔ اور اس کوشش میں تھے کہ اس کلنک کے ٹیکے کو دھو ڈالیں۔

جب لشکر نے کوچ کیا اور دو منازل کے بعد مدینہ میں داخل ہونے لگا تو شمع محمدی کا یہ پروانہ آگے بڑھا۔ اور اپنے منافق باپ کا رستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ عبداللہ نے پوچھا ——

"یہ کیوں ؟"

"کیا وہ الفاظ جن سے شہنشاہ کونین کی تحقیر ہوئی تیرے ہی تھے ؟" حباب نے غصے سے فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ خاموش رہا۔

"جواب دو؟" حبابؓ نے جوش سے کڑک کر فرمایا۔

"مَیں نے ہی وہ کلمہ کہا تھا" آخر اُسے کہنا پڑا۔

اِس پر حبابؓ کے آنسو بہ گئے مگر اسی جلال سے فرمایا "خدا کی قسم مَیں تمہیں ہرگز مدینہ میں داخل نہیں ہونے دوں گا جب تک کہ تم بلند آواز سے اقرار نہ کرو کہ معزز ترین وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ذلیل ترین ہستی تم ہو—"

اُس بہادر نوجوان نے اس پر اتنا اصرار کیا کہ آخر عبداللہ کو بآوازِ بلند یہ الفاظ دُہرانے پڑے تب جا کر اُنہوں نے رستہ چھوڑا اور تلوار نیچے کی۔

اسلام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت کے ایسے بے شمار واقعات تاریخ اسلام میں ملتے ہیں۔

یہ اُس کامل انسان (فداہ ابی و اُمی و نفسی) کی صحبت کا فیض ہی تھا جس سے عرب کے یہ جاہل اور وحشی ایمان و عرفان کی رفعتوں میں اُڑے۔

ان کا تذکرہ ہمارا انتہائی قیمتی سرمایہ ہے مگر افسوس ہم اس سے غافل ہو رہے ہیں۔

—— کاش ہم انہیں نہ بھُولیں! +

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دفتر لجنہ اماء اللہ کے ہال کیلئے کرسیاں اس طریق پر خریدی جائیں کہ ہر چھوٹی لجنہ کے ذمہ ایک کرسی کی قیمت اور ہر بڑی لجنہ کے ذمہ دو کرسیوں کی قیمت ڈالی جائے اور رقم جمع ہو جانے پر اکٹھی کرسیاں خریدی جائیں۔ ایک کرسی دس روپے میں بن جاتی ہے۔ اسلئے ہر لجنہ کی عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ ایک ایک کرسی کی قیمت جلد از جلد جمع کر کے بھجوا دیں۔ بڑی لجنات جنکی طرف سے ایک سے زیادہ نمائندے شوریٰ کے موقع پر آتے ہیں مثلاً کراچی، لاہور، کوئٹہ، راولپنڈی وغیرہ وہ دو یا تین کرسیوں کی قیمت بھجوائیں

مریم صدیقہ

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

زکوٰۃ —— (اور) —— مستورات

ادائیگی زکوٰۃ کی طرف ہماری مستورات کی توجہ نسبتاً کم ہے۔ حالانکہ یہ ایک فرضی چندہ ہے۔ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو فائدہ ہی فائدہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ اب اگر کوئی مرد ہو یا عورت جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور وہ ادائیگی نہ کرے گھاٹے میں نہیں تو کیا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی زکوٰۃ واجب ہونیکے فوراً بعد ہی دینی چاہیئے۔ اگر آپ زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں تو نظارت بیت المال ربوہ سے رسالہ مسائل زکوٰۃ طلب فرمائیں جو مُفت پیش کیا جائے گا +

نظارت بیت المال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمشق کی عورتیں

محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ غلام احمد صاحب مبشر از دمشق

مجھے دمشق میں آئے ہوئے تقریباً پانچ ماہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ میں نے چاہا کہ دمشق کی عورتوں کے متعلق یعنی اُنکے طور وطریق اور تہذیب و تمدن کو جو میں نے مشاہدہ کیا ہدیۂ ناظرات کروں۔ تاکہ میری بہنیں پاکستان میں بیٹھی ہوئیں دمشق کی تھوڑی سی سیر کر لیں۔

دمشق کی عورتوں کی صحت اور اسکی وجوہات

دمشق کی عورتیں نہایت حسین، سرخ و سفید رنگ اور صحتیں قابلِ رشک ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ پچاس ساٹھ سال کی عورت بھی چال سے نوجوان معلوم ہوتی ہے۔

اس کے دو بڑے سبب ہیں۔ اوّل ہر کام اپنے ہاتھ سے نہایت صفائی سے کرتی ہیں۔ نوکروں کا بالکل رواج نہیں۔ کھانا پکانے اور دوسرے گھریلو کاموں کے علاوہ گھروں میں مختلف پھولوں کے پودے گملوں میں سجا کر رکھتی ہیں۔ ہر گھر میں کچھ درخت ضرور دکھائی دیتے ہیں جو گھر کی زینت کا باعث ہیں۔ بچوں کو خود سنبھالتی ہیں اور اُن کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ خیر بچوں کو سنبھالنے میں ایک بات جو مجھے بہت پسند آئی ہے وہ درج ذیل کرتی ہوں اس کو ضرور اختیار کیا جائے۔ کیونکہ یہ نہایت فائدہ مند چیز ہے۔ اس سے نہ صرف بچہ اور اس کے تمام کپڑے مثلاً گدیلا وغیرہ صاف ستھرے رہتے ہیں بلکہ ماں بھی بالکل صاف ستھری رہتی ہے۔ بچے کو کپڑوں میں لپیٹا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ سردی کے موسم میں تین چورس رومال اور گرمی میں دو لیتی ہیں۔ ان رومالوں کو تکون سا بنا کر یعنی اُوپر کی طرف سے اندر کو موڑ کر ایک دوسرے پر رکھ لیتی ہیں۔ اب بچے کو اُوپر لٹا دیتی ہیں اس طرح کہ کمر تک رومال آ جاتا ہے (اس طرح) اب نچلا کونہ بچے کی ٹانگوں کے اُوپر موڑ کر اوّل دائیں طرف کا کونہ بائیں طرف لے جا کر بچے کی ٹانگوں کے نیچے کر دیا جاتا ہے پھر بائیں طرف کا کونہ دائیں طرف اُوپر سے ٹانگوں کے نیچے سے لپیٹتی ہوئیں بائیں طرف لے آتی ہیں۔ اس طرح دو رومال لپیٹنے کے بعد موم جامہ کا ٹکڑا جو کہ چار گرہ چوڑا اور آدھا گز لمبا ہوتا ہے کمر کے نیچے رکھ کر لپیٹ دیتی ہیں۔ اب تیسرا رومال اُوپر سے پہلے کی طرح لپیٹ کر لٹا دیا جاتا ہے۔ پھر ہر دو گھنٹہ کے بعد رومال بدل دیئے جاتے ہیں۔ لپیٹنے سے پہلے پوڈر ضرور چھڑک دیا جاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ وہ وقت کو کس طرح بچاتی ہیں——

ہمارے پاکستان میں عورتیں کھانے پکانے میں تمام دن مشغول رہتی ہیں۔ لیکن یہاں پر تین دن کے لئے ایک دفعہ سالن پکا لیا جاتا ہے۔ سالن میں مرچیں بالکل نہیں ڈالی جاتیں۔ مرچوں سے یہ لوگ کوسوں دور بھاگتے ہیں اور ان کے پکانے کے عجیب و غریب طریقے ہیں جو یہاں تو میں لکھ نہیں سکتی پھر کبھی اس موضوع پر لکھوں گی۔ گھر میں مکھن، پنیر،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہی، زیتون کا تیل، زیتون کا اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جو بوقتِ ضرورت کھا لیا جاتا ہے اور روٹی بازار سے خریدی جاتی ہے گھر میں پکانے کا رواج نہیں۔ اگر کوئی گھر میں پکائے تو وہ اس طرح کہ دو دن کے لئے اکٹھا آٹا گوندھا اور تنور سے روٹی لگوا لی۔ گھر پر روٹی نہیں پکائی جاتی۔ اور دو دن تک وہی کھاتے رہے۔ اس طرح یہ عورتیں قریباً دو بجے کے قریب فارغ ہو کر گھر سے نکل جاتی ہیں۔ کچھ ملنے ملانے چلی گئیں۔ کچھ باغیچوں کو سدھاریں اور کوئی شاپنگ کے لئے نکل کھڑی ہوئیں۔ غرض اس طرح دن میں چار پانچ گھنٹے خوش و خرم رہنے اور سیر کیلئے نکلنے سے نہ صرف ان کی صحت اچھی رہتی ہے بلکہ بچوں کی صحت بھی بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ کاش ہماری احمدی عورتیں بھی اپنے وقت کی قدر کریں اور دن میں کچھ نہ کچھ وقت بچا کر کہیں نہ کہیں تبلیغ کے لئے نکل جایا کریں۔ اس سے نہ صرف اپنے آپ کو فائدہ پہنچے گا بلکہ دین کی خدمت کا موقع بھی ہاتھ آجائے گا جس سے ثوابِ دارین حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دمشق کی عورت کا لباس!

اُسی قسم کے نئے فراک جو پُرانے ہونے کی صورت میں پاکستان کے بازاروں میں ڈھیروں کی صورت میں پڑے ہوئے بکتے ہیں پہنتی ہیں۔ یہ گھٹنوں تک ہوتے ہیں۔ یا ایک ریپ کاٹ کا گھگرا سا جو کہ اُوپر سے تنگ اور نیچے سے فراک کی طرح کا ہوتا ہے کمر سے لے کر گھٹنوں تک پہن لیتی ہیں۔ اور اُوپر سے جمپر یا سردیوں میں سویٹر اور اُوپر سے شارٹ کوٹ اور اگر فراک ہو تو لمبا کوٹ پہن لیتی ہیں۔ نیچے نیکر یا جانگیہ۔ بس گھر میں اسی طرح رہتی ہیں۔ سر ننگا، ٹانگیں گھٹنوں تک ننگی دکھائی دیتی ہیں۔ گھر میں کوئی رشتہ دار آئے کوئی پردہ نہیں۔ ہاں سردیوں کے موسم میں گھٹنوں تک جرابیں اور سر پہ تکون گرم رومال باندھ لیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں گرمی کے موسم میں بھی ململ کا تکون رومال باندھ لیتی ہیں لیکن شاذ۔ پاؤں میں امیر سے امیر گھرانے کی عورتیں بھی لکڑی کی گھڑاویں جن کی ایڑی بہت اونچی ہوتی ہے پہنتی ہیں۔ لیکن جب باہر جانا ہو تو ہلکے جلد رنگ کی جرابیں جو کہ گھٹنوں تک ہوتی ہیں اور پاؤں میں جھ انگل اونچی ایڑی کی سینڈل۔ برقع یہ کہ بعض تو صرف بارہ گرہ چوڑا سیاہ رنگ کا رومال سر پر باندھ جس سے صرف چہرہ چھپ جاتا ہے نکل جاتی ہیں۔ بعض نے فراک نما سیاہ کوٹ جو کہ آگے سے کھلا ہوتا ہے اور جسم پر بالکل فٹ ہوتا ہے پہنتیں اور سر پہ بھی رومال باندھ لیتی ہیں۔ بعض ہماری طرح کی اُوپر کی ابری کوٹ کے ساتھ پہنتی ہیں۔ لیکن یہ بہت تنگ ہوتی ہے۔ تقریباً بارہ گرہ لمبی ہوگی۔ اور اس کو آگے سینے پر بٹنوں سے بند کر لیتی ہیں جس سے کندھے بالکل اس میں پھنسے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور آگے قریباً ایک بالشت رومال ہوتا ہے جو صرف چہرہ چھپا دے۔ اب چونکہ رومال جارجٹ کا ہوتا ہے اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ خیر پردہ اپنے ملک کے رواج کے مطابق کرتی ہیں لیکن یہ خوشی کی بات ہے کہ پردہ ہے اور شاذ ہی کوئی مسلمان عورت پردہ نہ کرتی ہو۔ باقی عیسائی ہیں جو پردہ نہیں کرتیں۔ رات کو سونے کا لباس وہی فراک ہوتا ہے لیکن یہ فراک لمبا ٹخنوں تک ہوتا ہے۔

دمشقی عورتوں کی میزبانی و میل ملاقات

چونکہ عورتیں دو بجے گھر کے مشاغل سے فارغ ہو جاتی ہیں اسلئے روزانہ ہی باہر جانے کا رواج ہے۔ ایک دوسرے کو ملتی ہوئیں السلام علیکم کہنے کی بجائے اگر صبح کو جائیں تو "صباح الخیر" اور اگر شام کو یعنی ظہر کے بعد تو "مساء الخیر" کہتی ہیں۔ اکثر عورتیں بغیر بتائے ہی ایک دوسرے کے ہاں چلی جاتی ہیں لیکن بعض اطلاع دیکر بھی آتی ہیں جب کوئی کسی گھر میں داخل ہوتی ہے تو دونوں طرف سے "صباح الخیر" "مساء الخیر" ہوتا ہے۔ پھر مصافحہ کرتیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کا مُنہ چومتی ہیں۔ اس کے بعد گھر والی نہ صرف ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ "اھلاً و سھلاً" کہتی ہوئی بٹھاتی ہے اور چہرہ بشاش بنا لیتی ہے کہ تمہارے آنے سے میں بہت خوش ہوئی ہوں۔ پھر جلدی جلدی دونوں طرف سے یہ کلمات ادا ہوتے ہیں "کیف حالکِ، کیف زوجکِ، کیف اولادکِ، کیف اقاربکِ"۔ پھر آپ ہی آپ کہہ دیتی "انشاء اللہ مبسوطین"۔ اور جواب بھی اسی طرح ادا ہو جاتا ہے کہ الحمد للہ مبسوطۃ، الحمد للہ مبسوطین" اس کے بعد گھر والی اُٹھ کر فوراً اپنا لباس تبدیل کر لیتی ہے اور پھر آکر دوسری باتوں میں مشغول ہو جاتی ہے۔ ہمارے پاکستان میں اس بات پر ہنسا جاتا ہے کہ دیکھو اُن کے گھر گئے تو اُس نے ہمارے جانے کے بعد لباس تبدیل کر لیا۔ لیکن یہاں کی عورتیں اپنے مہمان کی عزت کی خاطر ایسا کرتی ہیں کہ گھر کے کام کاج کے کپڑے چونکہ گندے ہو جاتے ہیں اور یہ مہمان کی تکلیف کا باعث ہوں گے فوراً تبدیل کر لیتی ہیں اور مہمان بھی اس سے خوش ہوتی ہے۔

اسی طرح ہمارے پاکستان میں مہمان نوازی پر خوب خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں میں نے امیر سے امیر گھرانے میں دیکھا ہے کہ یا تو صرف چاء کا قہوہ چینی کے چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں یا کافی ہمارے ہاں کی گڑیوں کے کھیلنے والی چچ پیالیوں میں جو کہ صرف تین چار گھونٹ ہوتے ہیں ڈال کر پیش کی جاتی ہے۔ یا پھر اگر کوئی زیادہ کرے تو ٹافی چاء کے بعد پیش کرتی ہیں جو کہ چھوٹی چھوٹی صندوقچیوں میں رکھی ہوتی ہے اور سب کے سامنے باری باری پیش کرتی ہیں وہ اس میں سے دو تین اُٹھا لیتی ہیں۔ یا نمکین چنے اور تربوز کے نمکین بیج ملے ہوئے جو یہاں بازار میں بکتے ہیں پیش کئے جاتے ہیں۔ غرض مہمان نوازی یہاں پر اس طرح کی جاتی ہے۔ اور جب واپس جانے لگتی ہیں تو اپنے ہاں کی دعوت دیتی ہیں یعنی "تفضلی عندنا" اور گھر والی "انشاء اللہ بالافراح" کہتی ہے اور بجائے السلام علیکم کہکر جانے کے خاطرک کہتی ہیں۔ اور گھر والی مع السلامۃ کہتی ہوئی دروازے تک چھوڑنے کے بعد لوٹ آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ چند مشاہدات درج کرنے کے بعد میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ انشاء اللہ پھر موقع ملنے پر اسی موضوع پر قلم اٹھاؤں گی۔ اب تمام ناظرات سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت و تندرستی کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم اپنے مقصد میں بہت جلد کامیاب ہوں (آمین) خدا آپ سب کا حافظ و ناصر ہو ٭

رپورٹ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ بابت ماہ جنوری ۱۹۵۲ء

ذیل میں لجنہ اماء اللہ کے چندہ کا ماہ جنوری کا گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے۔ نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ ماہ جنوری میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے صرف دو حلقہ جات نے اور بیرونی لجنات میں سے صرف چار لجنات نے چندہ دیا ہے حالانکہ لجنہ اماء اللہ کا چندہ ہر عورت پر فرض ہے اور عہدیداران کو ہر ماہ لینا چاہیئے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ چندہ دینے والیاں اسقدر سست نہیں جتنی لینے والی عہدیدار۔ تمام لجنات کی سیکرٹری مال کو چاہیئے کہ ہر ماہ چندہ وصول کریں اور ہر ماہ مرکز کو اپنا چندہ بھجوائیں۔ نیز یکم مئی سے نیا مالی سال شروع ہوگا۔ اپنا بجٹ اور ممبرات کی تعداد سے اطلاع دیں۔

والسلام
سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	از لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
۱	ربوہ حلقہ ۱ بلاک "ج"	۲۲—۰—۰
۲	ربوہ " ۳ " "الف"	۱۱—۱۰—۶
۳	چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری	۱۰—۱—۰
۴	موسے والا ضلع سیالکوٹ	۱۲—۱۲—۰
۵	ڈھاکہ	۷—۱۲—۰
۶	منٹگمری	۵—۱۴—۰
	کل میزان	۸۰—۱—۶

۷ لجنہ اماء اللہ گھاریاں کی طرف سے مبلغ ۵۲/۱۲/- چندہ ممبری بابت ماہ دسمبر وصول ہوا تھا جو غلطی سے رپورٹ میں درج ہونے سے رہ گیا تھا تصحیح کرلیں۔

۸ مبلغ ۵۸/۱۳/- لجنہ اماء اللہ محمود آباد سٹیٹ سندھ کی طرف سے موصول ہوئے تھے جو بلا تفصیل تھے اسلئے چندہ ممبری لجنہ بابت ماہ دسمبر میں جمع کئے گئے۔

۹ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ کی طرف سے بھی دسمبر کے مہینہ کا چندہ ممبری وصول ہوچکا ہے غلطی سے رہ گیا تھا ٭

رپورٹ چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ بابت ماہ جنوری ۱۹۵۲ء

تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ کی ماہ جنوری کی آمد بہنوں کے سامنے پیش ہے۔ ماہ جنوری میں کل آمد ۱۹۲/۱۰/- ہوئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا دفتر مکمل ہوچکا ہے لجنہ اماء اللہ نے ابھی ساڑھے تیرہ ہزار کی رقم ادا کرنی ہے جو قرض لی ہوئی ہے۔ اگر آمد کا یہی حال رہا تو یہ قرض اس سال میں اترنے کی امید نہیں اسلئے لجنات اماء اللہ کی عہدیداران کو چاہیئے کہ جلد از جلد دفتر لجنہ کے چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نمبر شمار	از لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
۱	کنڑی سندھ	۴۷—۶—۰
۲	چک ۶ ضلع منٹگمری	۴۰—۰—۰
۳	ربوہ حلقہ ۱ بلاک "ج"	۱۴—۲—۰
۴	ربوہ احاطہ دارالخواتین	۷—۸—۰
۵	موسے والا ضلع سیالکوٹ	۵—۴—۰
۶	بدوملہی "	۳۶—۸—۰
۷	ربوہ محلہ دارالصدر	۱—۰—۰
۸	ربوہ حلقہ ۳ بلاک الف	۳—۰—۰
۹	سلانوالی ضلع سرگودھا	۱—۱۴—۰

(۱۰) خانیوال ضلع ملتان ۱۵—۰—۰ (۱۱) ڈھاکہ ۲۱—۰—۰ = کل میزان ۱۹۲—۱۰—۰ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خودداری

محترمہ امۃ اللطیف شومارا راولپنڈی

عابدہ ایک سلیقہ شعار اور سگھڑ لڑکی ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت خوددار لڑکی بھی تھی سکول سے فارغ ہونے کے بعد گھر جا کر ماں کے ہر چھوٹے بڑے کام میں ہاتھ بٹاتی۔ ابھی وہ آٹھویں جماعت میں ہی تھی کہ اُس کے والدین نے کسی قریب کے قصبہ میں اس کی شادی کر دی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد تک اس کی سہیلی سعیدہ کو باقاعدہ اس کے خط ملتے رہے مگر اب کافی مدت سے اس کی خط و کتابت بند تھی۔ شاید گھریلو مصروفیات اور بچوں کی دیکھ بھال میں فرصت نہ ملتی ہو۔

اس کا شوہر فوج میں اچھی معقول تنخواہ پر ملازم تھا۔ جس سے گھریلو اخراجات بخوبی پورے ہو جایا کرتے تھے۔ اس طرح وہ ایک اچھی اور خوشحال زندگی بسر کرتے ہوئے نہایت مطمئن تھی۔ مگر اس دُنیا میں کسی چیز کو بھی قرار حاصل نہیں۔ ہر بات میں تغیر و تبدل ہوتے رہنا یہاں کا دستور ہے عابدہ بیچاری بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکی۔ اس کا شوہر کسی محاذ پر گیا ہوا تھا، وہاں وہ سخت زخمی ہوا اور چند دنوں کے اندر اندر وہ اُس منزل پر جا پہنچا جہاں یکے بعد دیگرے سبھی نے جانا ہے۔

سعیدہ کو کافی دنوں کے بعد اسکے شوہر کی وفات کا علم ہوا اور اسے ہر وقت عابدہ کا خیال رہتا۔ اور اب مختلف خیالات اسکے دماغ میں رقص کرتے رہے۔ اس بیچاری کے کنبہ میں بظاہر کوئی ایسا مخیر بھی نہیں جو اسکی خاطر خواہ مالی مدد کر سکے۔ سعیدہ ک
اِس بات کا بھی خوب احساس تھا کہ وہ ایک پرلے درجہ کی خوددا
لڑکی ہے وہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے والی بھی تو نہیں۔ دفعتا
اسکو سکول کے زمانہ کا ایک واقعہ یاد آگیا جب وہ دونوں ایک ہ
جماعت میں پڑھتی تھیں۔ عابدہ سے ایک دن استانی صاحبہ نے فیس
کچھ سختی سے مطالبہ کیا اور کہا کہ آج اگر فیس ادا نہ ہوئی تو نام خا
کر دیا جائیگا جب استانی صاحبہ کی گھنٹی گزر گئی تو میں عابدہ کو
کہ یہ لو پانچ روپے جا کر فیس ادا کر دو۔ عابدہ نے جواب دیا سعیدہ! مجھے
یقین ہے تم واقعی ایک مخلص سہیلی ہو مگر میں کسی سے کچھ قرض لینا
چاہتی۔ میں نے کہا "اری پگلی یہ قرض نہیں ہے میں تو اپنی بہن
مدد کے طور پر دے رہی ہوں"۔ کافی اصرار کے باوجود اس نے
لینے سے انکار کر دیا۔

سعیدہ کو خیال آیا کہ سکول کی زندگی اور ہوتی ہے اب شا
حوادثِ زمانہ کی وجہ سے وہ بدل گئی ہو۔ غرضیکہ اس کے دماغ
مختلف خیال یکے بعد دیگرے گردش کرتے رہے۔ آخر کار اُس
فیصلہ کر لیا کہ مجھے اس بیچاری کو ضرور ملنا چاہیئے اور اس آ
وقت میں اُس کی مدد کرنی بھی میرے لئے ضروری ہے۔

اب عابدہ کیلئے آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ بچے ابھی زیرِ تعلیم
وہ ہر وقت سوچتی کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اگلے زمانے گز
دنوں کی یاد آ رہی تھی بیتے ہوئے وہ لمحات اسکے تصور میں رقص
لگے جو اُس نے نہایت آرام سے گذارے تھے۔ مسرت کا زمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اور بھی پریشان ہوگئی۔ یکایک اُس نے اپنی حالت پر قابو پاتے ہوئے سوچا ماضی کی یاد تو ہمیشہ تکلیف دہ ہوا کرتی ہے اور زمانہ مستقبل کے سنوارنے کیلئے کوشش کرنے ہی میں بہتری ہے۔ تنہا اپنے خیالات کی گہرائیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ اتنے میں عابدہ کا لڑکا خالد گھر میں داخل ہوا اور امی جان کو ایک لفافہ پکڑا دیا جو ہرکارے نے اسے باہر کھیلتے وقت پکڑا دیا تھا۔ یہ خط سعیدہ کا تھا۔ اُس نے لفافہ چاک کیا اور پڑھا خط کافی لمبا تھا لیکن اس خط کی آخری سطریں یہ تھیں:۔

"آپکی مصیبت کا حال سُن کر میں یہ خط ارسال کر رہی ہوں۔ میں آپکی ہر ممکن مدد کرنا چاہتی ہوں۔ آپ مجھے بلا جھجک بتلائیے کہ آپکو کن کن اشیاء کی ضرورت ہے تاکہ میں آتی دفعہ لیتی آؤں"۔

دوسرے روز ہی عابدہ نے سعیدہ کے خط کا جواب روانہ کر دیا جس میں یہ تحریر تھا۔ "بہن! آپکے دل میں میرے لئے ہمدردی کے جذبات ہیں میں اُن کیلئے بہت زیادہ شکر گزار ہوں میں عمر بھر آپکا احسان نہ بھولوں گی لیکن اگر میں نے آپکی یا کسی اور کی مدد لینا شروع کر دی تو میں آرام طلب ہو جاؤں گی۔ مجھے دوسروں کا محتاج رہ کر زندگی گزارنے میں لطف نہ آئیگا۔ ایک غلام و محتاج انسان خودداری کے انمول جوہر کو کھو بیٹھتا ہے اور پھر وہ کبھی قابلِ احترام نگاہوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہاں آپ میرے لئے یہ دُعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنی مدد آپ کرنے کی توفیق عطا کرے۔

باقی رہا سوال یہ کہ آپ مجھے ملنے کیلئے آ رہی ہیں میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔ آپ ضرور تشریف لائیں"۔

چند دنوں کے بعد سعیدہ عابدہ کی ملاقات کیلئے حاضر ہوگئی۔

"محترمہ بہن! شاید آپکو میرا خط ناگوار گزرا ہو جس کیلئے میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ اِن باتوں سے میرا مقصد شرمندہ کرنیکا ہرگز نہ تھا بات صرف اتنی ہے کہ میں صاف گو ہونیکی وجہ سے خاموش نہیں رہ سکی۔ ویسے میں آپکے جذبۂ ہمدردی سے متاثر ہوتے ہوئے بیحد ممنون ہوں"

سعیدہ نے جھینپتے ہوئے کہا "مجھے آپ کے بلند خیالات معلوم کر کے دلی خوشی ہوئی اور مجھے اِس بات کا افسوس ہے کہ میں نے آپ کی خودداری کو ٹھیس لگائی"۔

پھر دونوں میں اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں۔ ایک دو دن کے بعد سعیدہ رخصت ہوگئی تو عابدہ نے سوچا کہ وہ اپنے سونے کے کانٹے بیچ کر کپڑے سینے کی مشین خرید لے گی۔

"مگر ایک ہی تو زیور ہے میرے پاس۔ کیا وہ بھی میں فروخت کر دوں؟" اُسے یہ خیال آیا اور وہ پژمردہ سی ہو کر رہ گئی۔ اور آخر اُس نے نہایت سوچ بچار کے بعد ایک فیصلہ کر ہی لیا۔

اب اس کے پاس بجائے خوبصورت کانٹوں کے ایک کارآمد سلائی کی مشین تھی۔ دن میں کئی کئی کپڑے سینے کیلئے آنے لگے اور گزارہ بہت اچھی طرح ہونے لگا۔ وہ ہر وقت خدا کا شکر بجا لاتی کہ اُسی بلند و برتر خدا نے اُسے اتنی ہمت عطا کی تھی جس کے بل بوتے پر اُس نے اپنے آپکو محتاج بننے سے بچایا۔ اور خودداری جیسے انمول جوہر کی پوری پوری حفاظت کی +

مصباح کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر مصباحی بہن کا فرض ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کی خوراک کے متعلق چند ضروری باتیں!

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ از لاہور

۱- ۶ ماہ کی عمر سے پہلے بچہ کسی قسم کی نشاستہ دار غذا ہضم نہیں کر سکتا اس لئے روٹی، کھچڑی، چاول، آلو اور معمولی بسکٹ وغیرہ آٹھ ماہ کی عمر سے پیشتر نہیں دینے چاہئیں۔

۲- چائے، کافی، قہوہ، کیک، حلوے، مرچ و مصالحہ اور اچار و چٹنیاں وغیرہ دینا بچہ پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

۳- ملائم چیزیں بھی بچوں کو زیادہ نہیں دینی چاہئیں۔ کیونکہ زیادہ ورزش نہ ہونے کی وجہ سے جبڑے کی ہڈیاں نہیں بڑھتیں۔ دانت بے قاعدہ اور دیر سے نکلتے ہیں۔

۴- بچوں کو ڈبل روٹی سے بنائے ہوئے بسکٹ اگر دیئے جائیں تو بہت بہتر ہے۔ اور ہمیشہ نرم چیز دینے سے پہلے بچے کو کوئی سخت چیز بھی دیدی جائے تو بہت فائدہ رہے گا۔

۵- ترکاریوں، پھلوں اور نارنگی وغیرہ کا عرق غذا میں روزانہ دینا لازمی ہے۔

۶- ایک سال کی عمر تک بچہ کو روٹی، گھی والی روٹی، پھل اور ترکاریاں چبانا سکھا دینا ضروری ہے۔

۷- دن میں دو تین وقت بچے کو پانی ضرور دینا چاہیئے۔ کیونکہ عموماً بچہ پانی نہیں مانگتا۔

۸- دودھ پیتے بچوں کے لئے ضروری ہے کہ دودھ پلانے کا وقت مقرر ہو۔ تاکہ بچہ بدہضمی کا شکار نہ ہونے پائے۔

۹- بچے کے لئے انڈے کو کبھی سخت اُبالنا یا تلنا نہیں چاہیئے۔

۱۰- نشاستہ دار چیزیں اور دالیں کم از کم نصف گھ خوب پکانی چاہئیں۔ کچی دال نہیں دینی چاہیئے

۱۱- بچے کو کبھی بھی کسی چیز کو تل کر نہیں دینی چاہیئے۔

۱۲- بچے کے لئے جو چیز پکائی جائے کبھی کڑکڑا گھی میں نہ پکائی جائے بلکہ گھی یا مکھن کو گرم ہونے پر چاول، سبزی وغیرہ اس میں چھوڑ د چاہیئے اور پھر اس میں پکائی ہوئی اشیاء کو دینی چاہئیں۔

۱۳- بچے کو ہر وقت کھانا تازہ بتازہ دینا چاہیے اور جب دودھ پلائیں تو وہ بھی نیم گرم ہو ا اس میں چینی تھوڑی مقدار میں ڈالی جائے تا بچہ تندرست رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

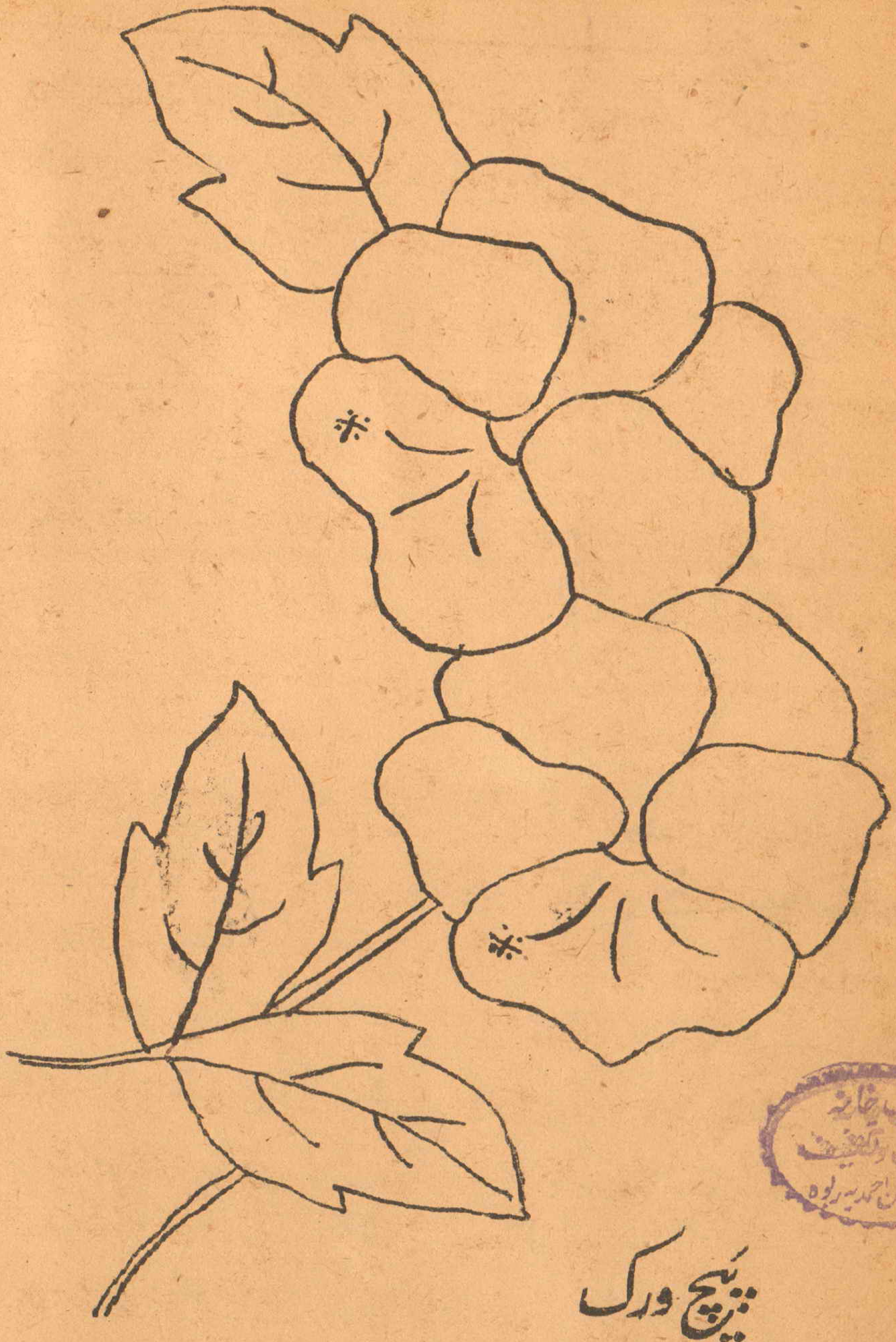

کتب خانہ ... انجمن احمدیہ ربوہ

پیچ ورک

پتّے سبز اور پھول زرد رنگ سے بنائیے۔ نشان شدہ حصّے کو جامنی رنگ سے بنائیے۔!

عزیزہ خورشید از گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۳۸۰۴ میں محمد عبد الماجد ولد محمد عبد الواحد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرمپورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲ ۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد صرف مبلغ ۹/۱۲ روپیہ بحساب الاؤنس ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت اسکے علاوہ جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبد الماجد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ دھرمپورہ۔ گواہ شد۔ محمد افضل سکنہ دھرمپورہ۔ گواہ شد۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۸۵ میں عبد اللہ ولد شاہ دین صاحب قوم رائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن چک ۱۳۲/۹۰R ڈاکخانہ چک ۱۳۲/۹۰R ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰ ۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چک ۱۳۲/۹۰R میں تعدادی ۳ مربعہ جات ملکیتی مظہر کے نام ہیں لیکن ان میں مظہر کے تین لڑکے جو کہ غیر احمدی ہیں نصف کے مالک ہیں۔ گو وہ قبہ تمام کا تمام مظہر کے نام ہے لیکن مظہر دراصل ۱ ۱/۲ مربعہ کا مالک ہے جسکی قیمت چودہ ہزار ہے اور چک ۲۴۳/۱۳ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بشراکت دیگر برادران ۱/۲ مربعہ ہے جسمیں مظہر ۱/۳ حصہ کا مالک جسکی بازاری قیمت ۶۰۰۰/- روپیہ ہے۔ مظہر کی کل جائداد کی قیمت ۲۰۰۰۰/- روپیہ ہے۔ لہذا اپنی جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ نقد ادا کرکے رسید حاصل کرچکا ہوں نیز اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ العبد۔ عبد اللہ ولد شاہ دین صاحب چک ۱۳۲/۹۰R ڈاکخانہ چک ۱۳۲/۹۰R ضلع بہاولپور۔ گواہ شد فضل محمد دکاندار فقیروالی ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولپور۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۲۳۳ عبد الرحمن ولد مولوی شاہ دیجان قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن نسیم آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱ ۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت کچھ نہیں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمد ۸۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو میری جائداد متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبد الرحمن مولوی فاضل موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد اقبال پریذیڈنٹ جماعت نسیم آباد۔ گواہ شد۔ محمد افضل

نمبر ۱۳۲۳۴ غلام فاطمہ زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۱ ۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے زیورات کانٹے طلائی وزنی ۱ تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ۔ طلائی انگوٹھیاں دو عدد وزن ۳/۴ تولہ قیمت ۷۵/- روپے۔ بیڑی چاندی وزن ۲۰ تولہ قیمت ۳۰/- روپے کل میزان ۴۰۵/- روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری
ئداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
مۃ۔ غلام فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد۔ فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت۔
واہ شد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ +

نمبر ۱۳۲۲۵ المر۔ محمد شریف ولد علی گوہر صاحب قوم کھوکھر پیشہ دکاندار عمر
۲ سال بیعت فروری ۱۹۵۰ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۵ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ
جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمد بذریعہ دکانداری
مبلغ -/۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز
میرے مرنیکے وقت جو جائداد متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف موصی بقلم خود۔
گواہ شد۔ فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد۔
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۲۲۶ المر۔ محمد انور ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم جٹ پیشہ
زمیندارہ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص
ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۵ ۲۹ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت غیر منقولہ و منقولہ کوئی نہیں ہے
آمد بذریعہ زمینداری سالانہ مبلغ -/۴۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی
سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہونگا۔
اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو جائداد
متروکہ ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد۔ محمد انور موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت
ناصر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد۔ بشتی محمد شریف ناصر آباد اسٹیٹ سندھ +

نمبر ۱۳۲۲۷ المر۔ سکینہ بیگم زوجہ کرم الٰہی صاحب قوم رائیں پیشہ خانہ داری عمر
۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۵ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے
زیور طلائی کانٹے ڈھکہ وزنی دو تولے قیمت -/۲۰۰ روپیہ زیور نقرئی وزنی ۲۰ تولے
قیمت -/۲۰ روپے کل میزان -/۵۲۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر
میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد
وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ
وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے
مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سکینہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی خاوند موصیہ
بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۲۲۸ المر۔ چوہدری غلام احمد صاحب ولد چوہدری عطاء محمد صاحب نمبردار قوم جٹ
پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص
ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۵ ۳ حسب ذیل
وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے کیونکہ میں مہاجر
ہوں۔ میری تنخواہ اسوقت -/۱۳۲ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد
اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو اسکے بھی
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ غلام احمد بسرا موصی
گواہ شد فضل الدین پریذیڈنٹ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۳۲۳۱۔ مجیدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام احمد بسرا صاحب قوم جٹ پیشہ
خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص
ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ
ہے جو کہ ابھی بذمہ خاوند قابل ادا ہے نیز زیورات طلائی کانٹے و انگوٹھی وغیرہ ۴ تولے
قیمت -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ زیور نقرئی ۸ تولے قیمت -/۲۰ روپے ہے۔ کل میزان مع حق مہر
-/۷۲۰ روپے ہوتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں
کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل
یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت
کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت
جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ العبد۔ مجیدہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام احمد بسرا خاوند
موصیہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۳۲۳۲۔ زینب بی بی بیوہ مولوی فضل الٰہی صاحب قوم ارائیں پیشہ
خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص
ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے ۱۔ ایک بھینس جسکی قیمت
-/۲۰۰ روپے ہے ایک جھونٹی -/۱۰۰ روپیہ نیز زیور طلائی کانٹے ۱ تولہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ
زیور نقرئی ۲۰ تولے قیمت -/۲۰ روپے کل میزان -/۴۲۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی
وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے اسکے
بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے متروکہ پر بھی
یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی بقلم خود
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ؛

نمبر ۱۳۲۱۹۔ ناصرہ بیگم زوجہ چوہدری سید محمد صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری
عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دھنی دیو چک ۳۲۳ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائداد سوائے حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ کے اور کوئی نہیں ہے اسکے میں
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر بعد میں
میں نے کوئی جائداد وغیرہ یا آمد کی کوئی سبیل پیدا کی تو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ تا دم
زندگی ادا کرتی رہونگی۔ حق مہر ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ ہے میرے مرنے کے بعد جس قدر
میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی
العبد۔ ناصرہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ سید محمد خاوند موصیہ حال دی مور ایڈیٹی ڈاکخانہ
بشیر آباد چانگ ضلع حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد۔ ناصر احمد دیہاتی مبلغ
حلقہ بشیر آباد ؛

نمبر ۱۳۲۲۸۔ کرم الٰہی ولد مولوی رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ
عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع
تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible]
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ و منقولہ
اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میری آمد بذریعہ کاشتکاری سالانہ -/۶۰۰ روپیہ
ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اسکے بعد
کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر متروکہ جائداد میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ کرم الٰہی موصی بقلم خود۔ گواہ شد فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت ناصر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۱۸۷ ۔ بخت بھری زوجہ ملک محمد یار صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مجوکہ حویلی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۳۰ روپے جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اسکے علاوہ ڈنڈی طلائی وزن ایک تولہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ۔ کڑے نقرئی وزن چار تولے قیمت -/۶ روپے۔ کل میزان -/۱۳۶ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا بخت بھری موصیہ۔ گواہ شد۔ ملک محمد یار خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۱۸۸ ۔ صاحب خاتون زوجہ ملک محمد یار صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مجوکہ حویلی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور نقرئی ڈنڈیاں -/۵۰ روپے۔ کل میزان یکصد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نشان انگوٹھا صاحب خاتون موصیہ گواہ شد۔ ملک محمد یار خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۰۵۱ ۔ فضل الدین ولد نور محمد صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ میری سابقہ جائداد جو میں مشرقی پنجاب قادیان میں چھوڑ کر آیا ہوں وہ محلہ دار السعۃ۔ دار البرکات شرقی ریلوے روڈ پر ہے جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) مکان محلہ دار البرکات شرقی دو کنال۔ (۲) مکان محلہ دار السعۃ قادیان ایک کنال ریلوے روڈ۔ (۳) زمین نزد کارخانہ گلاس فیکٹری ۱۰ مرلے۔ میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزارہ اس وقت زمینداری پر ہے جو کہ چک ۱۵۵ شمالی میں ہے
اراضی مذکورہ واقع چک ۱۵۵ شمالی گورنمنٹ پاکستان کی طرف
سے عارضی طور پر ملی ہوئی ہے اور آمدنی غیر معین ہے اس غیر معین
آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
ہوں۔ العبد۔ فضل الدین موصی احمد نگر۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم
سلانوالی حال ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد اسحٰق بقلم خود سلانوالی +

نمبر ۱۰۶۸۲ عبد الغفور ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم
جٹ پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک
۱۰۲ ضلع لائلپور تحصیل جڑانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر
و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری
اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت
ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا ہوں۔ اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔
العبد۔ عبد الغفور موصی سابق قادیان حال چک ۱۰۲ تحصیل
جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے
گواہ شد۔ کیپٹن شیر ولی +

نمبر ۱۰۹۸۹ عبد الرحمٰن ولد چوہدری چراغ الدین قوم جوت
بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر ۴۲ سال ساکن چک ۳۲ سنجر پور تحصیل
صادق آباد ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۸/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔ ہم پانچ بھائیوں کی ایک مربعہ زمین واقعہ چک مذکورہ
میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۸۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس جائداد
میں سے اپنے پانچویں حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی
میں اس جائداد کے وصیت کردہ میں سے کوئی جائداد یا رقم حوالہ
صدر انجمن کروں تو اسی قدر رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے
منہا کر دی جائیگی۔ اس وقت میرا گزارہ کاشت زمین پر ہے جس کی
آمد ششماہی ہوتی ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بھی کرتا
رہوں گا۔ اس کے بعد یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے
وقت جو بھی اس سے زائد جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد۔ عبد الرحمٰن موصی چک ۳۲ سنجر پور تحصیل صادق آباد ضلع
رحیم یار خان۔ گواہ شد۔ غلام محمد چک ۱۰۵ لائلپور۔
گواہ شد۔ علی احمد چک ۱۰۵ لائلپور +

نمبر ۱۲۲۳۷ حشمت بی بی زوجہ کریم بخش صاحب قوم گوجر پیشہ
خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی چک ۶۷ گ۔ ب ڈاکخانہ
خاص ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۴ ۹/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد زیورات چوڑیاں تقریباً ۳۰ تولے قیمتی
۳۶۰/- روپے۔ اسکے علاوہ اور کوئی زیور نہیں ہے۔ اور حق مہر مبلغ
۱۰۰/- روپیہ جو میں نے وصول پالیا ہوا ہے۔ کل جائداد ۱۳۰/-
روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ
اور ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور
ہوگی۔ الامتہ۔ حشمت بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ کریم بخش خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات

۱۔ ہمدردِ نسواں ۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج ۔ قیمت مکمل کورس ۔/۹ روپے ۔

اکسیر جنین ۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اِس کا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے ۔ قیمت فی تولہ ۔/۴ روپے ۔

دوائی فضلِ الٰہی ۔ اولادِ نرینہ کے لئے نہایت ہی مفید دوائی ۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۶ روپے ۔

۲۔ سُرمہ ممیرا خاص ۔ آنکھوں کی جُملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سُرمہ !

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ر ۶ ماشہ ۱۲ر ۔ ۱ تولہ ۔/۳ روپے ۔

۳۔ تریاقِ کبیر :۔ (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج ۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید !

ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے ۔ تاکہ ہر بیماری کا فوری علاج ہو سکے ۔ قیمت نمونہ کی

شیشی ۳ ماشہ ۱۰ر چھوٹی شیشی ۱۲ر ۔ فی تولہ ۱۲ر ۔

۴۔ شفاکن ۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی ۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی ۔ اِس سے بہتر اور کوئی دوا

نہیں ۔ قیمت یکصد قرص ۱۲ر

شفائی ۔ شفاکن کے ساتھ اِسکے استعمال سے تلی اور جگر کی اصلاح ہوتی ہے ۔ قیمت پچاس گولیاں ۱۲ر

۵۔ معجون فوفل ۔ سیلان الرحم لیکوریا کا بہترین علاج ۔ قیمت فی تولہ ۸ر

سفوف جُند ۔ ماہواری خون کا رُک رُک کر آنا ۔ اسکے لئے مفید دوائی ۔ قیمت فی تولہ ۱۰ر

معجون کہربا ۔ ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کیلئے مفید دوائی ۔ قیمت فی تولہ ۸ر

۶۔ تحسین منجن ۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن ۔ قیمت فی تولہ ۴ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق ۔ ربوہ ۔ ضلع جھنگ